نعت
سجودِ تحیت
اللہ اکبر
اللہ
سب سے
بڑا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 20 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 20 — ستمبر 2007ء — شمارہ 9

سجود تحیت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مذاکر گرافکس فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
بیرون ملک کے لیے 100 ڈالر

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

اس شمارے کی قیمت: 60 روپے

ملائکۂ مقربین
کے نام
کہ ہمہ وقت تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں

(یہ اشاعتِ خصوصی اگست ستمبر کی مشترکہ ہے)

سجودِ تحیت

(مجموعۂ حمد)

ساجد:
راجا رشید محمود

قلم سجدے

1- جمود عقل چھ طاری ہے، علم ہے محدود
کروں تو کیسے کروں مدحت خدائے ودود ۹

2- خدائے پاک ہے جس نے کیے سارے جہاں پیدا
ہوئے اک حرف "کن" سے سب مکیں پیدا' مکاں پیدا ۱۱

3- وفور رنج و غم میں تم جو چاہو شادماں ہونا
ستائش گر نبی ﷺ کا' حامد رب جہاں ہونا ۱۳

4- خدا ظاہر بھی' باطن بھی ہے' ہر شے میں بھی' تنہا بھی
پس پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی ۱۵

5- مرا مالک رؤف و ہادی و مقسط ہے' رحماں ہے
اسے جو مانتا ہے' وہ سلیم العقل انساں ہے ۱۷

6- وہ جو رب کو مانے گا مولا ہمیشہ
کہیں گے نبی ﷺ اس کو اپنا ہمیشہ ۱۹

7- خدا کی یاد میں کیف لطافت
ہمارے واسطے ہے وجہ برکت ۲۱

8- اپنے لیے حروف وفا لکھ سکے تو لکھ
یوں خالق جہاں کی ثنا لکھ سکے تو لکھ ۲۳

9- کوئی مانے یا نہ مانے طاقتِ رب العلا
قابض ہر ہر جہاں ہے قدرتِ رب العلا ۲۵

10- پدموں کو سنکھوں تک کو کریں آپ گو شمار
رب کی نعم کا ہو نہیں سکتا کہ ہو شمار ۲۶

11- دل میں جب اترا حرم رب کا' نظر کے راستے
آیا جیون عقیدت چشم تر کے راستے ۲۷

12- رب کی جو یہ ہیں میری نوا پر نوازشیں
دراصل ہیں نبی ﷺ کی ثنا پر نوازشیں۔ ۲۸

13- سر حق کو رب نے سب پر اس طرح افشا کیا
سب سے پہلے اس نے نور مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا ۲۹

14- گو سر تسلیم ہیں دیدۂ پرنم کی ان گنت
ہیں نعمتیں بھی خالق عالم کی ان گنت ۳۲

15- جو ہے وحدانیت رب کی حقیقت کا گلاب
ہے منتظر نیز عالم وہ ہدایت کا گلاب ۳۳

16- دنیا میں دیکھتے ہیں جو انساں تجلیاں
نور خدا کی ہیں وہ سب' ہاں ہاں' تجلیاں ۳۵

17- حقیقت جانتا ہوں اور کرتا ہوں ثنا تیری
مجھے معلوم ہے مالک! فنا اپنی' بقا تیری ۳۷

18- رب نے جس جس کو راستی بخشی
معرفت بخشی آگہی بخشی ۳۹

19- در رب پر رسائی کا رکھے دم خم مری خواہش
اسی خاطر رکھے سر کو ہمہ دم خم مری خواہش ۴۱

20- خوف خلاق جہاں ہے جس کے من میں واقعی
وہ نہیں ہے چنگل تخمین و ظن میں واقعی ۴۲

21- کرتا خدائے پاک کی خاطر سدا قیام
غیر خدا کے واسطے ہے ناروا قیام ۴۳

22- دیکھا نبی ﷺ نے ایک شب وحدت کا آئنہ
رب جہاں کی دید کا' رویت کا آئنہ ۴۵

23- دی علم و آگہی سے خدا نے ہمیں خوشی
علم اس کا ہے کرم تو عطا اس کی آگہی ۴۷

24- دل پہ اثر ہے رحمت رحمان کا سوا
کیسے بچے گا میری نگاہوں میں ماسوا ۴۹

25- رب کی اک آسان یہ پہچان ہے
خالق و رازق ہے وہ' رحمان ہے ۵۱

26- مجھے حمد کہنے کو فعال کہیے
اسی کو مرا حسن اقبال کہیے ۵۲

☆☆☆☆☆

سجودِ تحیت

جمود عقل پہ طاری ہے، علم ہے محدود
کروں تو کیسے کروں مدحتِ خدائے وُدود جل جلالہ

بیاں ہوں حکمتیں خلاقِ دہر کی کیسے
کہ میری فکر ہے معذور، فہم ہے مفقود

جو خود خدا جل جلالہ نہ کرے دستگیری شاعر کی
درِ مُقفلِ احساس کی ہو کیسے کشود

خدا جل جلالہ کی شان کے شایاں جہاں کے لفظ نہیں
مگر ہے کوششِ ارقامِ حمد تو مسعود

نظامِ ہستی کا ناظم خدائے واحد جل جلالہ ہے
حفیظ و کافی و مسجود ہے مرا معبود جل جلالہ

کسی کو بھی وہ کہیں پر نظر نہیں آتا
رگِ گلوئے بشر کے قریں جو ہے موجود

اسی نے ارض کو دی سبزہ زار کی صورت
تنا اسی نے ہے یہ سائبانِ چرخِ کبود

جلالت اس کی ہے اور کبریائی اس کی ہے
اسی نے "کُن" سے دیا ہے ہر ایک شے کو وجود

وہ ساری حمدوں کے لائق ہے خود مگر اس نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد اور احمد اور محمود
قبولِ رب جل جلالہ ہیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے
مرے قیام و قعود اور مرے رکوع و سجود
خدا جل جلالہ کی راہ میں کرنے چلے جہاد اگر
تو کیوں نہ ساتھ دیں تیرا ملائکہ کے جنود
اُسی سے نجم و قمر بھیک نور کی مانگیں
جو کوئی چہرہ ہو شہرِ خدا جل جلالہ میں گرد آلود
مجھے نصیب ہو جنّتِ بقیعِ طیبہ کی
خدا جل جلالہ جو چاہے تو مل جائے منزلِ مقصود
پھنسے ہیں کیسے نجانے ہم ان کے چنگل میں
ہیں دشمنِ دینِ خدا جل جلالہ کے سبھی ہُنود و یہود
خدا جل جلالہ کے حکم کی تعمیل ہی نے ڈالا ہے
"مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"
سب اہلِ دیں پہ ہے محمودؔ کبریا جل جلالہ کا کرم
جہانِ دُنیا میں سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ورود
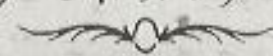
سجودِ تحیت

خدائے پاک جل جلالہ ہے جس نے کیے سارے جہاں پیدا
ہوئے اک حرفِ "کُن" سے سب مکیں پیدا، مکاں پیدا
خدائے قادر و قیّوم و غفّار و مُہیمن جل جلالہ نے
جلیل القدر کی ہیں انبیاءؑ کی ہستیاں پیدا
اسی نے کائناتیں رنگارنگ تخلیق فرمائیں
کیے اَجرامِ فلکی اور زمین و آسماں پیدا
تغیّر کا نظامِ گوناگوں اس نے دیا ہم کو
اسی نے تندرستی دی جو کیں بیماریاں پیدا
کیا ہے ہم نے معبودیّتِ خالق جل جلالہ کی خدمت میں
عبودیّت نے، عبدیّت سے اپنی اک سماں پیدا
یہ متنوّع رموزِ زندگی و موت ہیں، اس سے
کیے اک بے نشاں نے دہر کے سارے نشاں پیدا
رکھا ناپیدا میرے واسطے اگلا جہاں رب جل جلالہ نے
زمیں کی سطح پیدا ہے، فلک کا سائباں پیدا

سوا رب جل جلالہ کے، کسی میں کب یہ قدرت تھی کہ کر سکتا
جمادات و نباتات و وحوش و انس و جاں پیدا

محبت کی نہایت کے سبب مالک جل جلالہ نے فرمایا
حبیبِ پاک ﷺ کی صورت میں اپنا ترجماں پیدا

بہشتِ طیبہ کو جو دیکھ آئے، خالقِ کل جل جلالہ نے
کیا شاید انھی کے واسطے باغِ جناں پیدا

پھلا پھولا خدا جل جلالہ کا دین اور پھیلا زمانے میں
ہوئیں گرچہ بہت اس راہ میں دشواریاں پیدا

جو لی محمودؔ میں نے راہ مدحِ ربِّ عالم جل جلالہ کی
مرے لفظوں میں، فقروں میں ہوا زورِ بیاں پیدا

سجودِ تحیت

وفورِ رنج و غم میں تم جو چاہو شادماں ہونا
ستائش گر نبی ﷺ کا، حامدِ ربِّ جہاں جل جلالہ ہونا

کفیلِ وحیّ و قیوم و قوی جل جلالہ کی سب نوازش ہے
ہوائیں چلنا، خوشبو پھیلنا، چشمے رواں ہونا

خدائے واحد و قہار جل جلالہ کا تسلیم ہے ہم کو
حقیقی خالق و رازق، حقیقی حکمراں ہونا

یہ الوان و طبائع کا ہے سارا اختلاف اس سے
یہ سب ہے بے نشاں خالق جل جلالہ کا واضح تر نشاں ہونا

بلندی اور پستی سب اسی کی پیدا کردہ ہے
ہوا ثابت، خدا جل جلالہ کا ماورائے ہر مکاں ہونا

اسی کے دستِ قدرت میں ہے موجود و عدم سب کا
اسی سے ہے مظاہر کا نہاں رہنا، عیاں ہونا

عجوبہ کاریاں دنیائے آب و گل کی ہیں اس سے
خدا جل جلالہ کی حمد میں لازم ہے اپنا تر زباں ہونا

تعلّق یہ بھی کم پختہ نہیں ہے میرا خالق جل جلالہ سے
توانا ہونا اُس کا اور میرا ناتواں ہونا

جلالی اور جمالی جتنے اوصافِ الُوہی میں
مجھے کافی ہے ان کا باعثِ تسکینِ جاں ہونا

جو سچ پوچھے تو ہمدم! مُنتہائے خوش نصیبی ہے
بسُوئے کعبہ، ربُّ العلا جل جلالہ تیرا رواں ہونا

خدائے پاک جل جلالہ کی وحدانیت نے کر دیا ثابت
حقیقت کے تیقّن کا ورائے ہر گماں ہونا

کرشمہ قدرتِ خلّاقِ عالم جل جلالہ کا ہے، انساں کی
نظر محدود ہونا اور فضا کا بیکراں ہونا

خدا کے حکم کی تعمیل ہے، تقلیدِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں
ہمارا سنگِ اسْوَد چُومنا اور شادماں ہونا

وہی جو جاننے والا ہے ہر غیب و شہادہ کا
اسی کو مان لینا، ہے ہمارا کامراں ہونا

نہ حمدِ رب جل جلالہ کا حق محمودؔ کر سکتا ادا پھر بھی
جو ممکن ہر بُنِ مُو کا بھی ہو جاتا زباں ہونا

سجودِ تحیت

خدا جل جلالہ ظاہر بھی، باطن بھی ہے، ہر شے میں بھی، تنہا بھی
پسِ پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی

ہوئے ہیں آشنائے زندگی خالق جل جلالہ کی رحمت سے
یہ سورج، چاند، تارے، پھول، پھل، چشمے بھی، دریا بھی

اسی کی قدرتِ کامل کے ہے زیرِ اثر سب کچھ
نہیں ہلتا بغیرِ اذنِ خالق جل جلالہ ایک پتّا بھی

تدبُّر کی نظر پہچان لے گی یہ کہ قائم ہیں
بفیضِ کبریا جل جلالہ دیروز بھی، امروز و فردا بھی

خدا نے آپ دی ہے استطاعت حمد کہنے کی
کہ جس سے کامیاب اپنی ہوئی دُنیا بھی، عقبیٰ بھی

پسندِ خاطرِ ربّ جل جلالہ و پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ
خدا جل جلالہ کے دین کی خاطر ترا جینا بھی، مرنا بھی

یقیں ہے اختیاراتِ خدائے پاک جل جلالہ پر جس کو
وہی خوش بخت بندہ ہے کہ دانا بھی ہے، بینا بھی

وہی ''لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد'' کا مصداقِ صادق ہے
جو وہ کرتا ہے وعدہ، تو کیا کرتا ہے ایفا بھی

نظامِ انقلابِ زندگی قائم اسی سے ہے
اگر وہ رنج دیتا ہے تو کرتا ہے مداوا بھی

بنانے والا سب کو رب جل جلالہ ہے اور ہے پالنے والا
ہو کوئی زرد رُو یا کالا یا گورا، ہو کیسا بھی

شبِ معراج کا ہے تذکرہ اَلنَّجم و اسْرا میں
ولیکن اس میں افشا بھی نظر آتا ہے، اخفا بھی

بحکمِ رب جل جلالہ مناسب حفظِ ناموسِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے
کسی کی جان لینا بھی اور اپنی جان دینا بھی

کبھی محمودؔ پوچھے گا حبیبِ خالقِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ میری حمد دربارِ خدا جل جلالہ میں ہے پذیرا بھی؟

سجودِ تحیت

مرا مالک جل جلالہ رؤف و ہادی و مُقسِط ہے، رحماں ہے
اُسے جو مانتا ہے، وہ سلیمُ العقل انساں ہے

خدا جل جلالہ خالق ہے اور توجیہِ خلقت حرفِ قرآں ہے
عبادت کے لیے پیدائشِ ہر جنّ و انساں ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس کو الفت ہے، خدا ج پر جس کا ایماں ہے
شناسائے ادب ہے وہ، وہی بندہ سخن داں ہے

ہے خلقت اُس سے ہر شے کی، وجود اُس سے، بقا اُس سے
کسی شے کا بھی عرفاں اصل میں خالق جل جلالہ کا عرفاں ہے

خدائے لم یزل جل جلالہ کے دستِ قدرت کے اشارے پر
حیات و موت کی ہر ایک صورت گرمِ جولاں ہے

وہ ہر شے کی کفالت کرنے والا، مرتبے والا
ہر اک عظمت، ہر اک خوبی مرے خالق جل جلالہ کے شایاں ہے

اُلٹ پھیر اُس سے ہے دن رات کا قائم زمانے میں
بدلتی صورتیں ساری، یہ ہم پر رب جل جلالہ کا احساں ہے

یہ ہریالی، یہ پانی، یہ دھنک، یہ رنگ، یہ خوشبو
یہ جو کچھ بھی نظر آتا ہے، رب جل جلالہ کے زیرِ فرماں ہے
وہ القدّوس ہے، وہ قادرِ مطلق ہے، الحق ہے
مرے دل میں اسی کے گھر پہنچ جانے کا ارماں ہے
تنوّع اور بوقلمونیاں دُنیا میں ہیں اُس سے
کوئی گریہ کناں ہے اور کوئی شاداں و فرحاں ہے
جہانوں کی وہی ہے مُنتظم اور مُنصرم ہستی
یہ اس کی قدرتِ کامل ہے جس کو سب یہ آساں ہے
تذبذب ہے مجھے دُنیا کے ہر خطے کو جانے پر
خدا جل جلالہ کے شہر کو جانے پہ سو سو مرتبہ ''ہاں'' ہے
کرم کی اک نظر محمودؔ پر اے میرے رب جل جلالک! کر دے
یہ خاطی تو ہے لیکن اب خطاؤں پر پشیماں ہے
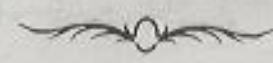
سجودِ تحیت

وہ جو رب جل جلالہ کو مانے گا مولا ہمیشہ
کہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو اپنا ہمیشہ
خدا جل جلالہ صاحبِ غلبہ، مختارِ مُطلق
وہ واحد ہے ہر دم، وہ یکتا ہمیشہ
خدائے توانا جل جلالہ کی نادیدہ طاقت
رہی ہر جگہ کارفرما ہمیشہ
وہ مشکل کُشا ہے، اُسی نے کیا ہے
مرے سب غموں کا مُداوا ہمیشہ
وہ مخلوق ساری کا روزی رساں ہے
کرم اس کا ہر اک نے دیکھا ہمیشہ
بدیہی حقیقت یہی ہے، جو سمجھیں
وہ ہے ہر جگہ جلوہ فرما ہمیشہ
وہ دے گا اطاعت گزاروں کو عزّت
کیا عہد کا اس نے ایفا ہمیشہ

وہ جل جلالہ قادر ہے ایجاد و صورت گری پہ
چلا ہر جگہ حکم اس کا ہمیشہ

وہی جو ہے حنّان و منّان و ہادی
تکبّر رہا اس کو زیبا ہمیشہ

درودِ نبی ﷺ سے دُعائیں ہوئی ہیں
درِ کبریا جل جلالہ پہ پزیرا ہمیشہ

جو حمدِ خدا جل جلالہ لکھے صفحاتِ دل پہ
اسی شخص کو سمجھو سچّا ہمیشہ

جسے لطفِ خالق جل جلالہ کہے ساری دُنیا
مرے سر پہ وہ چتر چھایا ہمیشہ

زباں پہ جو محمودؔ نعتِ نبی ﷺ ہے
تو دل اسمِ خالق جل جلالہ پہ دھڑکا ہمیشہ
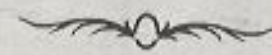
سجودِ تحیت

خدا جل جلالہ کی یاد میں کیفِ لطافت
ہمارے واسطے ہے وجہِ برکت

ہمیں اُس نے عطا کی ہے خلافت
خدا جل جلالہ کی ہم پہ لازم ہے اطاعت

رحیم اللہ جل جلالہ کی شفقت کی صورت
وہ دیکھو جوش پہ ہے بحرِ رحمت

چلی ہے سُوئے حمدِ ربِّ عالم جل جلالہ
شمیمِ فکر و تخیل و فراست

تصرّف ہے ہر اک شے پہ خدا جل جلالہ کا
دکھاتی ہے یہی چشمِ بصیرت

فقط ہے باعثِ نظمِ عوالم
مشیّت رب جل جلالہ کی، اس کی شانِ قدرت

اَحد جل جلالہ ہے شکل و صورت سے مُنزّہ
یہ ہے صادق پیمبر ﷺ کی شہادت

خدائے لم یزل جل جلالہ خالق ہے اس نے
دیا ہے ہست کا ہر شے کو خِلعت

ہے جن و انس و وحش و طیر تک پر
فقط خلاقِ عالم جل جلالہ کی حکومت

خدا جل جلالہ کے عام ہیں بندوں کی خاطر
کرم، شفقت، عطا و لطف و رحمت

جو منہ موڑیں گے ہم حکمِ خدا جل جلالہ سے
ہے منہ کھولے ہوئے قعرِ مذلت

دلوں پر مومنوں کے کبریا جل جلالہ کی
اثر انداز ہے شانِ جلالت

برائے نعت و تحمیدِ الٰہی جل جلالہ
ملی انساں کو گویائی کی طاقت

مقامِ رب جل جلالہ اسے قرآں سُجھائے
سمجھ کر جو کرے اس کی تلاوت

نہ چلنا جانبِ شرک و تشکّک
بڑھے گی پیشوائی کو ہلاکت

بہر حالت جو شکرِ رب جل جلالہ کیا ہے
ہوئی فی الفور عنقا ہر صُعوبت

اگر دی جائے گی خوفِ خدا جل جلالہ سے
مُسلّم ہو گی رائے کی صلابت

ہم انساں ہیں، خدائے ہر جہاں جل جلالہ نے
شرف سب پر کیا ہم کو ودیعت

جو تھی منظورِ رب جل جلالہ بخشش ہماری
ملا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تاجِ شفاعت

ثنا رب جل جلالہ کی جو کی محمودؔ دل میں
اتر آیا ہے اک نورِ سکینت

سجودِ تحیّت

اپنے لیے حروفِ وفا لکھ سکے تو لکھ
یوں خالقِ جہاں جل جلالہ کی ثنا لکھ سکے تو لکھ

حامد ہے تو زبان و قلم کے ذریعے سے
دل کے وَرق پہ حمدِ خدا جل جلالہ لکھ سکے تو لکھ

رب جل جلالہ پہ توکّل کر کے، قناعت کر اختیار
بے وقعتیِ حرص و ہَوا لکھ سکے تو لکھ

اے دوست! آگے مُلتزم کے گڑگڑانے سے
سیکھے ہیں کیا دُروسِ وفا' لکھ سکے تو لکھ

جاں دے کے دینِ خالقِ ہر کائنات جل جلالہ پر
لوحِ فنا پہ حرفِ بقا لکھ سکے تو لکھ

تقدیر لکھنے والے! تُو خالق جل جلالہ سے پوچھ کر
شہرِ نبی ﷺ میں میری قضا لکھ سکے تو لکھ

خلّاقِ کائنات جل جلالہ کا گھر' شہرِ کبریا
محمودؔ تجھ کو کیسا لگا؟ لکھ سکے تو لکھ

سجودِ تحیّت

کوئی مانے یا نہ مانے طاقتِ ربُ العلا جل جلالہ
قابضِ ہر ہر جہاں ہے قدرتِ ربُ العلا

قائلینِ وحدتِ خلّاقِ عالم کے لیے
لابدی و لازمی ہے طاعتِ ربُ العلا جل جلالہ

ماننے والے ہیں اس کے ہم مسلماں سب کے سب
کی پیمبر ﷺ نے بیاں جو شوکتِ ربُ العلا جل جلالہ

سب جہانوں کے لیے' سب کائناتوں کے لیے
میرے آقا ﷺ ہیں مجسم رحمتِ ربُ العلا جل جلالہ

دین جس سے تھوڑے ہی عرصے میں پھیلا چار سُو
دانشِ سرکار ﷺ ہے اور حکمتِ ربُ العلا جل جلالہ

ایک جلوے کی نہ لا پائے کلیمُ اللہؑ تاب
صرف سرور ﷺ کو ہوئی ہے رُویتِ ربُ العلا جل جلالہ

مصطفیٰ ﷺ نے' ان کے اہلِ بیتؑ نے' اصحابؓ سے
ہو گئی قائم جہاں میں حُجّتِ ربُ العلا جل جلالہ

مُفتخر محمودؔ پایا جاؤں گا اس حال پر
سر ہے سجدے میں تو لب پر مدحتِ ربُ العلا جل جلالہ

سجودِ تحیت

پدموں کو، سنکھوں تک کو کریں آپ گو شمار
رب جل جلالہ کی نِعَم کا ہو نہیں سکتا کہ ہو شمار

اِک ایک سانس لطفِ خدا جل جلالہ کی دلیل ہے
کیسے کروگے دوستو! انفاس کو شمار

گنتی کی حد سے رب جل جلالہ کی عطائیں تو ہیں ورا
اپنی خطاؤں کو مگر کرتے چلو شمار

ہیں ربِ لایزال جل جلالہ کی جو تم پہ رحمتیں
کر دیکھو دوستو' اگر تم کر سکو شمار

مسجود کبریا جل جلالہ کی ثنا میں رہا کرو
اپنی سعادتوں کو خمیدہ سرو! شمار

رب جل جلالہ کے کرم کی سمت کرو شاعرو! خیال
اپنی تعلّیوں کو اگر کر چکو شمار

یہ لو یہ حمدیں میری ہیں نعتوں کے ساتھ ساتھ
اب میری نیکیوں کو فرشتو' کرو شمار

اب تک رہے ہو جتنے بھی دن تم حجاز میں
محمودؔ ان دنوں کو تو کرتے رہو شمار

سجودِ تحیت

دل میں جب اُترا حرم رب جل جلالہ کا' نظر کے راستے
آیا جیحونِ عقیدت چشمِ تر کے راستے

کھولے خالق جل جلالہ نے شبِ اسرا نبی ﷺ کے واسطے
کہکشاں و کوکب و شمس و قمر کے راستے

صورتیں گر چاہییں ربِّ جہاں جل جلالہ کے لطف کی
تم نہ لینا دوستو شر کے' ضرر کے راستے

مُلتزم کے سامنے سجدے کی خاطر کیا جھکا
نور سا دل میں اتر آیا ہے سر کے راستے

جب نہیں تعمیلِ احکامِ خدا جل جلالہ پیشِ نظر
کیا پڑاؤ' کیسی منزل اور کدھر کے راستے

راستہ راہِ خدا جل جلالہ میں جان دینے کا لیا
خوش نصیبوں کو ملا ساحل بھنور کے راستے

نعت میں اور منقبت میں بھی ہے توصیفِ خدا جل جلالہ
حمد کی منزل پہ پہنچے سب ہنر کے راستے

خانۂ کعبہ کی ہم لیتے ہیں جب محمودؔ راہ
یاد کس کم بخت کو رہتے ہیں گھر کے راستے

سجودِ تحیت

رب جل جلالہ کی جو یہ ہیں میری نوا پر نوازشیں
دراصل ہیں نبی ﷺ کی ثنا پہ نوازشیں

شانِ کریمی یہ ہے تو مشکل کشائی یہ
ہوتی ہیں کبریا جل جلالہ کی گدا پر نوازشیں

ہر ہر قدم پہ آئیں نظر ذوالجلال جل جلالہ کی
شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہوا پر نوازشیں

فی الفور رب جل جلالہ نے کی عطا بھیک استجاب کی
دیکھی ہیں ہم نے دستِ دُعا پر نوازشیں

دینِ متیں پہ کرتا ہے جو جان و دل فدا
اللہ جل جلالہ کی ہیں اس کی وفا پر نوازشیں

اس کو کمالِ اُنس سے اپنی رضا کہا
رب جل جلالہ کی ہیں یہ نبی ﷺ کی رضا پر نوازشیں

خوش ہو گا راستی پہ تمھاری خدائے پاک جل جلالہ
ہوں گی تمھارے صدق و صفا پر نوازشیں

محمودؔ کی ہیں سرورِ کونین ﷺ کے طفیل
رب جل جلالہ کی عطا نے میری خطا پر نوازشیں

سجودِ تحیت

سرِّ حق کو رب جل جلالہ نے سب پر اس طرح اِفشا کیا
سب سے پہلے اس نے نورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا

اس کی خاطر راستہ فردوس کا سیدھا کیا
بابِ حمد و نعت شاعر پر خدا جل جلالہ نے وا کیا

کبریا جل جلالہ ہے فہم و ادراک و تخیُّل سے ورا
ہر صفت میں اُس نے اپنے آپ کو یکتا کیا

دی سکھا راہِ نجاتِ اُخروی رب جل جلالہ نے ہمیں
جو ہٹا اِس سے، اُسے گرویدۂ دنیا کیا

مشورہ ربِ جہاں جل جلالہ کو کوئی دے سکتا نہیں
جس حوالے سے، مرے مالک نے جو چاہا، کیا

رکھا تخلیقات میں حُسنِ تناسُب کا خیال
یوں توازُن کا خدا جل جلالہ نے ہر طرح اجرا کیا

یہ جو فرشِ خاکداں ہے، یہ جو سقفِ آسماں
سب یہ انساں کی سہولت کے لیے پیدا کیا

شک کیا تھا قدرتِ قادر جل جلالہ پہ جس بد بخت نے
دہر کے سارے مظاہر نے اسے جھوٹا کیا

پردہ ڈالا چشمِ کافر پر خدائے پاک جل جلالہ نے
مُہر بند اُس کا کیا دل، اور اسے بہرا کیا

جس نے خالق جل جلالہ کو نہیں مانا تہِ دل سے علیم
گویا اپنے آپ سے اُس شخص نے دھوکا کیا

لاشریک و بے سہیم اتنا ہے خلاقِ جہاں جل جلالہ
مصطفیٰ ﷺ تک کو نہ اس نے لائقِ سجدہ کیا

رنج واندوہ والم سے خود خدا جل جلالہ دے گا نجات
رنج پر آخر کو کیوں انساں نے واویلا کیا

کیوں رضائے خالقِ عالم جل جلالہ پہ تو راضی نہیں
کیوں کسی مشکل پہ تو نے اپنا دل میلا کیا

مجھ پہ لطفِ خاص کے باعث، حبیب پاک ﷺ کو
مالک و مولا جل جلالہ نے میرا آقا و مولا کیا

شاکرِ رب جل جلالہ ہوں کہ اس نے خانۂ کعبہ کے گرد
نعرہ زن لوگوں کو فرمایا، مجھے گونگا کیا

دل کی دھڑکن ذکرِ خالق جل جلالہ کے سبب جاری رہی
اس حوالے نے تموّج قلب میں برپا کیا

آسماں تک شعلے جاتے تھے دہکتی آگ کے
رب جل جلالہ نے ابراہیم کی خاطر اسے ٹھنڈا کیا

اس نے روشن کر دیے فانوسِ خورشید و قمر
کائناتِ دہر کے گوشوں کو یوں اُجلا کیا

خالقِ ہر این و آں جل جلالہ ہے، رازقِ مور و مگس
اس کا اہلِ فکر کو تقدیر نے شیدا کیا

فرش پر جتنی ملاقاتیں رہیں، پردے میں تھیں
”عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا“

میں نہ کیوں محمودؔ ہر دم شکرِ رب جل جلالہ کرتا رہوں
مالکِ عالم نے مجھ کو عازمِ کعبہ کیا

سجودِ تحیت

گو حسرتیں ہیں دیدۂ پُرنم کی اَن گِنت
ہیں نعمتیں بھی خالقِ عالم جلّ جلالہ کی اَن گنت
میری نگاہیں حمد سرائی میں ڈھل گئیں
آئینہ سازیاں رہیں شبنم کی اَن گنت
بڑھ کر ہے سب سے دوریٔ شہرِ خدائے پاک جلّ جلالہ
ویسے تو صورتیں رہی ہیں غم کی اَن گنت
دیدارِ کعبہ میں ہے نہایت ثواب کی
اور ہیں کرم نمائیاں زمزم کی اَن گنت
مائل بہ التفات خدا جلّ جلالہ جو کرے، وہ خوب
چاہے دکھائی دیں دھنیں سرگم کی اَن گنت
عرفانِ رب جلّ جلالہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا کرم
گو رحمتیں ہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَن گنت
محمودؔ ہے پسندِ خدا جلّ جلالہ اُمّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قومیں ہیں ویسے تو بنی آدم کی ان گنت

سجودِ تحیت

جو ہے وحدانیتِ رب جلّ جلالہ کی حقیقت کا گلاب
ہے تعطّر خیزِ عالم وہ ہدایت کا گلاب
جب عمل کی کشت میں کھلتا ہے طاعت کا گلاب
شاخِ حمدِ رب پہ اتراتا ہے رفعت کا گلاب
باغِ فطرت میں جو ہے خالق جلّ جلالہ کی وحدت کا گلاب
اس سے پھوٹا ہے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا گلاب
حمد کا حق ہے کہ ہو بندے کے ہاتھوں میں مدام
موتیا طاعت کا، تسلیم و تحیّت کا گلاب
فیضِ وحدانیتِ ربِّ دو عالم جلّ جلالہ سے کھلا
مزرعِ شرعِ نبوّت میں طریقت کا گلاب
ہر موحّد کے لیے آئینۂ تقدیس ہے
حمد کے گل داں میں جو ہوتا ہے مدحت کا گلاب
حکمرانی انفس و آفاق میں خالق جلّ جلالہ کی ہے
دیکھو لو دیتا ہُوا بُرہان و حجّت کا گلاب
حاضرِ دربارِ خلّاقِ جہاں جلّ جلالہ ہوتا ہوں میں
سر جھکائے، ہاتھ میں لے کر ندامت کا گلاب

بوئے الفت اس طرح پھیلی دنــــا کے قصر میں
کھل اٹھا اِســـرا کی خلوت میں بھی قربت کا گلاب
خانۂ کعبہ کی یا طیبہ کی کیا توصیف کی
فن کی مٹی میں کھلا فہم و فراست کا گلاب
جو کرے تعمیلِ احکامِ خدا ﷻ و مصطفیٰ ﷺ
پھول رنگا رنگ اسے کیوں دے نہ قسمت کا گلاب
وردِ اسمِ ربّ العزّت ﷻ نے اسے تازہ کیا
زرد رُو جس وقت پایا میں نے حسرت کا گلاب
دے جو رب ﷻ توفیق تو دیتا ہے خوشبو ذہن کو
علم کا، تحقیق کا، دانش کا، حکمت کا گلاب
لم یزل ﷻ کا پا کے ایما، غازی علم الدینؒ نے
سینچا اپنے خون سے آقا ﷺ کی حُرمت کا گلاب
ہیں بہاریں قادرِ مطلق ﷻ کے دم سے باغ میں
''ڈالی ڈالی کھل رہا ہے اس کی قدرت کا گلاب''
رب ﷻ کے بارے میں کیا ہے مطلع سرکار ﷺ نے
''ڈالی ڈالی کھل رہا ہے اس کی قدرت کا گلاب''
خامۂ محمودؔ تحمیدِ خدا ﷻ میں ہے رواں
عطرزا ملبوسِ فن میں ہے عقیدت کا گلاب
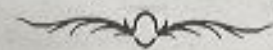
سجودِ تحیّت

دُنیا میں دیکھتے ہیں جو انساں تجلیاں
نورِ خدا ﷻ کی ہیں وہ سب، ہاں ہاں، تجلیاں
ہونٹوں پہ ذکرِ نورِ خدائے جہاں ﷻ تو ہو
کیسے کریں نہ دل میں چراغاں تجلیاں
بے شک و شبہ نورِ کلامِ قدیر ﷻ ہے
پھیلا رہا ہے دہر میں قرآں تجلیاں
خورشیدِ لطفِ خالقِ کونین حبّذا!
کرتی ہیں اہلِ دہر پہ احساں تجلیاں
دامانِ مصطفیٰ ﷺ میں سمٹتی چلی گئیں
خالق ﷻ کی ساری صاحبِ عرفاں تجلیاں
ذرّاتِ شہرِ رب ﷻ کے تصدّق میں ہیں سبھی
جو مہر و ماہ کی ہیں فروزاں تجلیاں
ویسے تو سب جہاں میں انھی سے ہے روشنی
حرمین میں ہیں رب ﷻ کی فراواں تجلیاں

پڑھنا کلامِ خالقِ کل جل جلالہ خوب ہے مگر
حسنِ عمل سے ہوں گی نمایاں تجلیاں

قربِ دنا میں وصل کی تھیں ساعتیں عجب
تھا نور میزباں، تو تھیں مہماں تجلیاں

صبحِ ظہورِ سرورِ کونین ﷺ کے طفیل
فرمائے گا عطا ہمیں رحماں جل جلالہ تجلیاں

بالکل وہی ہیں شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
ہیں خانۂ خدا جل جلالہ میں جو رقصاں تجلیاں

ظلماتِ دہر سے جو بچیں گے بفضلِ رب جل جلالہ
پاتے رہیں گے سارے مسلماں تجلیاں

وصف و ثنائے قادر و قیوم جل جلالہ میں رشیدؔ
منظوم کر رہے ہیں سخنداں تجلیاں

سجودِ تحیت

حقیقت جانتا ہوں اور کرتا ہوں ثنا تیری
مجھے معلوم ہے مالک جل جلالک! فنا اپنی، بقا تیری

صَمد ہونا ترا یوں بھی کھُلا ہے اہلِ عالم پر
ہے "لَمْ یُوْلَدْ" بھی اور ہے "لَمْ یَلِدْ" ذاتِ علا تیری

ہر اک مخلوق کو لاریب، بخشی زندگی تو نے
تو ہر مخلوق ہے یا کبریا جل جلالک! مدحت سرا تیری

پڑی مشکل کوئی جب بھی، خدایا جل جلالک! تو نے ٹالی ہے
مرا دل جانتا ہے، تھی خطا میری، عطا تیری

ترے پیغام کو دُنیا میں پھیلایا رسولوںؑ نے
ثنا کرتے ہیں سارے اولیاءؒ و اصفیاؒ تیری

قلوبِ معصیت کاراں سے بھی تیری نہیں دوری
عبادت کرتے ہیں زُہّاد تیری، پارسا تیری

عطاؤں پر تری مالک جل جلالک! بشر کو شکر واجب ہے
نہ سوچے ابتدا تیری، نہ جانے انتہا تیری

وتیرہ جب بنایا ہے یہی تیرے پیمبر ﷺ نے
نہ کیوں جاری رہے گی تا ابد حمد و ثنا تیری

مجھے اس پر ترے محبوبِ برحق ﷺ نے لگایا ہے
مرے لب پر جو ہے تحمید و توصیف و ثنا تیری

تجھے بھی مرضی سرکار ﷺ سے یک گونہ الفت ہے
ترے محبوب ﷺ کے پیشِ نظر بھی تھی رضا تیری

وہ جاں قربان کرتے تھے اداؤں پر اسی خاطر
صحابہؓ نے چمکتی پائی آقا ﷺ میں ضیا تیری

مسلماں اب ذلیل و خوار و رسوا ہیں جہاں بھر میں
مدد درکار ہے ان بیکسوں کو ربنا جل جلالک! تیری

یہی محمودؔ کرتا ہے ہمیشہ التجا تجھ سے
مدینے میں ملے بھیجی ہوئی یا ربّ جل جلالک! قضا تیری

سجودِ تحیّت

رب جل جلالہ نے جس جس کو راستی بخشی
معرفت بخشی، آگہی بخشی

سادگی بخشی، عاجزی بخشی
یہ خوشی رب جل جلالہ نے مجھ کو بھی بخشی

حمد کہنے کو خامہ چل نکلا
رب جل جلالہ نے توفیق جس گھڑی بخشی

اس نے ظلمت عطا کی راتوں کو
چاند سورج کو روشنی بخشی

شاکرِ رب جل جلالہ ہوں یوں کہ اس نے مجھے
شاعری حمد و نعت کی بخشی

میرے ہر سجدۂ تحیّت نے
فکر و دانش کو تازگی بخشی

اس کو مالک جل جلالہ نے مرتبے بخشے
حاضری جس کو معنوی بخشی

رب جل جلالہ نے بے جاں کو جاندار کیا
''اس نے پتھر کو زندگی بخشی''

اپنے در پہ بلا کے خالق جل جلالہ نے
خرمی مجھ کو سرمدی بخشی

اس نے قسمت سنوار دی ان کی
جن کو آقا ﷺ کی چاکری بخشی

جس پہ لطف و کرم کیا حق جل جلالہ نے
اس کو سرور ﷺ کی پیروی بخشی

اے خوشا، رب جل جلالہ نے میری آنکھوں کو
ذکرِ سرکار ﷺ میں نمی بخشی
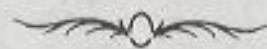
سجودِ تحیت

در رب جل جلالہ پر رسائی کا رکھے دم خم مری خواہش،
اسی خاطر رکھے سر کو بہر دم، خم مری خواہش

عطائے خالقِ عالم جل جلالہ تو بے حد و نہایت ہے
کہیں لطفِ خدائے پاک جل جلالہ سے ہے کم مری خواہش

حبیب خالقِ ہر دو جہاں ﷺ نے لطف فرمایا
رسا عرش خدا جل جلالہ تک ہو گئی جس دم مری خواہش

اسی جادے پہ چلنے کی دعائیں کرتا رہتا ہوں
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ، حمدِ خدا جل جلالہ پیہم مری خواہش

تمنا ہے دیارِ ربّ جل جلالہ و پیغمبر ﷺ کو جانے کی
مدینے کی کھجوریں، مکے کا زمزم مری خواہش

خدا جل جلالہ نے چاہا تو خاکِ مدینہ کو میں اوڑھوں گا
مصمم ہے ارادہ میرا، اور محکم مری خواہش

خدا جل جلالہ کی حمد پڑھنا حشر میں جس وقت چاہوں گا
بھلا دے گی مجھے محمودؔ ہر اک غم مری خواہش
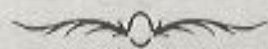
خوفِ خلاقِ جہاں جل جلالہٗ ہے جس کے من میں واقعی
وہ نہیں ہے چنگلِ تخمین و ظن میں واقعی

حکم چلتا ہے خدا جل جلالہٗ کا، اس کا سکّہ ہے رواں
باغ و راغ و شہر و ملک و دشت و بن میں واقعی

دیکھی چوکھٹ خانۂ کعبہ کی میں نے جس گھڑی
ارتعاش اک پا لیا تھا تن بدن میں واقعی

جانتے تو سب ہیں لیکن ماننے کی بات ہے
رب جل جلالہٗ کی قدرت تو ہے ہر دشت و چمن میں واقعی

مجھ پہ محبوبِ خدائے پاک ﷺ کا فیضان ہے
عُنصرِ حق کیوں نہ ہو میری لگن میں واقعی

مصطفیٰ ﷺ سے ہر تعلّق کو کہا جاتا ہے شرک
میں تو رہ سکتا نہیں ہوں اس گھٹن میں واقعی

پوچھے گا محمودؔ ہم سے رب جل جلالہٗ تو کیا دیں گے جواب
کیا نظامِ اسلام کا آیا وطن میں واقعی؟

کرنا خدائے پاک جل جلالہٗ کی خاطر سدا قیام
غیرِ خدا جل جلالہٗ کے واسطے ہے ناسزا قیام

مرکز ہے خواہشوں کا مری، مسجد الحرام
ہے مرحبا قعود وہاں، حبّذا قیام

سب حاجتیں روا ہوں تری، مشکلیں تمام
مالک جل جلالہٗ کے آگے ہو جو ترا بے ریا قیام

لوگو! قدیر و قادرِ مُطلق جل جلالہٗ کے واسطے
صبح و مسا سجود ہو، صبح و مسا قیام

غیرِ خدا جل جلالہٗ کی یاد سے منہ موڑا تو ہُوا
وقتِ نماز قلب میں تسکین کا قیام

آوازۂ ''اَلَست'' کو سنتے ہی، حبّذا
ہونٹوں سے چل کے گر گیا دل میں ''بَلیٰ'' قیام

کعبے نے اس پہ سایۂ لطف و کرم کیا
جس نے کیا یہاں پئے رُشد و ہدیٰ قیام

اُس وقت تک کہ مان نہ لے کبریا جل جلالہ مری
کرتی ہے اُس کے در پہ مری التجا قیام

سجدہ کیا تو میں نے خدا جل جلالہ کے لیے کیا
جب بھی کیا ہے، اس کے لیے ہی کیا قیام

کعبے سے استجاب کے اعلان کے لیے
کرتا نہ کیوں دُعاؤں کا ہر قافلہ قیام

مقبولِ بارگاہ خدا جل جلالہ ہے، عزیزِ من!
وہ مُلتزَم کے سامنے تیرا خوشا قیام

سجدہ گزار ہر کہ و مہ ہے غفور جل جلالہ کا
کرتے ہیں سارے عاصیان و پارسا قیام

جب دست بستہ ہوتا ہے آگے غفور جل جلالہ کے
کرتی نہیں رشید کے بر میں انا قیام

سُجُودِ تحیّت

دیکھا نبی ﷺ نے ایک شب وحدت کا آئنہ
ربِ جہاں جل جلالہ کی دید کا، رُویت کا آئنہ

حاصل ہمیں ہے رب جل جلالہ کی حقیقت کا آئنہ
پایا جو ہے نبی ﷺ کی شہادت کا آئنہ

حمدِ خدا جل جلالہ ہے میری سعادت کا آئنہ
دیکھوں نہ کیوں میں خیر کا، برکت کا آئنہ

رب جل جلالہ کے کرم سے پائیں حقائق کی اصلیت
صیقل کریں جو فہم و فراست کا آئنہ

ہم کو عمل کے واسطے دکھلا دیا گیا
قرآنِ محترم کی ہر آیت کا آئنہ

انکار کر کے حق کا، خدا جل جلالہ کو نہ مان کر
عاد و ثمود بن گئیں عبرت کا آئنہ

ہوتا ہے اتباعِ رسولِ قدیر ﷺ سے
صیقل طریقت اور شریعت کا آئنہ

پائے وہ زیرِ حکمِ خدا جل جلالہ ہر جہان کو
دیکھے جو کوئی دیدۂ فطرت کا آئنہ

قادر جل جلالہ کی قدرتوں کا مقر جو نہ ہو کوئی
دیکھے نہ کیوں وہ قعرِ مذلت کا آئنہ
خلاق کائنات جل جلالہ کی قدرت وہ دیکھ لے
دے کام جس کو چشمِ بصیرت کا آئنہ
نورانیت فروز جو رب جل جلالہ کا کلام ہے
اندھا ہُوا ہے ظلم و جہالت کا آئنہ
طاعت خدا جل جلالہ کی اور نبی ﷺ کی متابعت
دونوں طرف ہے ایک سا حکمت کا آئنہ
رلم پاؤ شہرِ خالق و مالک جل جلالہ میں عرش کی
دیکھو نبی ﷺ کے شہر میں جنت کا آئنہ
رب جل جلالہ کا کرم، نبی ﷺ کی شفاعت بچائے گی
آئے گا سامنے جو قیامت کا آئنہ
آقا ﷺ کے التفات سے رب جل جلالہ نے کرم کیا
ہاتھ آ گیا ہے حق کی نیابت کا آئنہ
محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کی عطا سے، وہ سامنے
رکھا ہے رب جل جلالہ کے عفو کا، رحمت کا آئنہ

سجودِ تحیت

مطلعوں کے ساتھ غیر مردّف

دی علم و آگہی سے خدا جل جلالہ نے ہمیں خوشی
علم اس کا ہے کرم تو عطا اس کی آگہی
خلاق کائنات جل جلالہ کے انوار سے چلی
شمس و قمر کی، نجم کی، جگنو کی روشنی
رب جل جلالہ کی جو میں نے حکمِ رسولِ خدا ﷺ پہ کی
ہے وجہِ افتخار وہی میری بندگی
ہے قادر و علیم خدا جل جلالہ ہی کی دی ہوئی
انسان کے قویٰ کی یہ ترتیب باہمی
رب جل جلالہ کے لیے ہے ارض و سماوات کی شہی
ہے حکمراں بھی اَنفُس و آفاق کا وہی
اسلام کے ہے پیشِ نظر شکل امن کی
دین خدا کا مقصدِ اول ہے آشتی
تشکیل دی ہے جن کی خدا جل جلالہ نے برادری
ہوتا نہیں ہے ان میں کوئی شخص اجنبی

بندوں کا پایا مقصدِ تخلیق ایک ہی
ربﷻ کی اطاعت' آقا و مولا ﷺ کی پیروی
جو ظاہری ہے' اس سے بھی بڑھ کر ہے باطنی
شہرِ خدا ﷻ کی دل پزیری اور دل کشی
میزابِ زر کے نیچے کھڑے ہونے کی خوشی
پائی تو پایا اپنی نگاہوں کو شبنمی
جب مُلتزم کے آگے ہوئی میری حاضری
دیکھو گے باتیں کرتی ہوئی میری خامشی
بندہ خدا ﷻ کا بننے پہ جب آئے آدمی
وہ سادگی اپنائے' وہ اپنائے راستی
ممکن کہاں ہے' آئے کہیں پاس تیرگی
''ذکرِ خدائے پاک ﷻ سے روشن ہے زندگی''
آئے دعا بلب ہے خدا ﷻ کے جو ہر گھڑی
محمود چاہتا ہے وطن کی سلامتی

سجودِ تحیت

دل پر اثر ہے رحمتِ رحمان ﷻ کا سوا
کیسے جچے گا میری نگاہوں میں ماسوا
کرتا ہوں حمدِ مالکِ ہر دوسرا ﷻ سوا
سرکار ﷺ کا ملے گا مجھے اعتنا سوا
دل پر جو اسمِ ربِ جہاں ﷻ کی لگی ہے ضرب
اس کینوس پہ فیض کا نقشہ جما سوا
جس دن سے کی ہے میں نے مدیحِ خدا ﷻ شعار
حکمت سوا ہے' علم سوا ہے' ذکا سوا
ذکرِ حبیبِ رب ﷺ بھی سکوں بخش ہے بہت
اسماءِ رب ﷻ کا ورد ہے تسکین زا سوا
تحمید گوئی کی ہے جو نعتِ نبی ﷺ کے ساتھ
اس سے ہوئی ہے ربِ جہاں ﷻ کی عطا سوا
میں بھی رسولِ پاک ﷺ کی مدحت میں تھا مگن
الطافِ کبریا ﷻ بھی تھے مجھ پر خوشا' سوا

یوں تو جہاں میں روشنی اس کی ہے ہر جگہ
سورج کو پایا مکّہ میں نکھرا ہُوا سوا

خالق جل جلالہ کے آگے یوں تو رہا سرنگوں مدام
دیکھا درِ خدا جل جلالہ تو مرا سر جھکا سوا

تعمیلِ حکمِ رب جل جلالہ میں مدد ہو غریب کی
نیکی یہ وہ ہے جس کی ملے گی جزا سوا

معبودیتِ رب جل جلالہ کو تہِ دل سے مان کر
میری عبودیت کا ہُوا ارتقا سوا

کیا بعثتِ رسولِ خدا ﷺ کا کرم کیا
خالق جل جلالہ نے مومنین پر احساں کیا سوا

یہ سُنّتِ خدائے دو عالم جل جلالہ جو ہے تو ہے
اوراد میں وظیفۂ ”صَلِّ عَلٰی“ سوا

کی آبیاری اس کی جو تحمید سے رشیدؔ
گلشن نبی ﷺ کی نعت کا پھولا پھلا سوا

سجودِ تحیت

رب جل جلالہ کی اک آسان یہ پہچان ہے
خالق و رازق ہے وہُ رحمان ہے

واجبُ الاُذعان اپنے واسطے
مالکِ عالم جل جلالہ کا ہر فرمان ہے

مدح احمد ﷺ کی ہے جس سے ابتدا
حمد اُس کی شان کے شایان ہے

حفظِ دینِ ربِّ عالم جل جلالہ کے لیے
مومنِ کامل کی حاضر جان ہے

گر سمجھنا چاہو تم توحید کو
رہنمائی کے لیے قرآن ہے

اپنے بندوں پر ہے وہ بے حد شفیق
اس حقیقت پر مرا ایمان ہے

بعثتِ سرور ﷺ خدائے پاک جل جلالہ کا
مومنوں پر اک بڑا احسان ہے

حامدِ خالق جل جلالہ ہے وہُ اس واسطے
منتظر محمودؔ کا رضوان ہے

سجودِ تحیت

مجھے حمد کہنے کو فعّال کہیے
اُسی کو مرا حسنِ اقبال کہیے
بہ دربارِ رب جل جلالہ اپنے احوال کہیے
بہ تفصیل کہیے بہ اجمال کہیے
جو ہو مایۂ حمدِ خالق جل جلالہ کا مالک
اسے بے نیازِ زر و مال کہیے
جونہی ہاتھ کعبے کی چوکھٹ کو چھو لیں
تو با چشمِ تر اپنا سب حال کہیے
عمل جو نہ کرنے دے حکمِ خدا جل جلالہ پر
اُسے کفر و طاغوت کا جال کہیے
ہٹائے گی آخر صراطِ خدا سے
یہ روشن خیالی تو اک چال کہیے
اگر جگ نظر آئیں جو "جاھِدُوا" سے
انھیں کفر والوں کے نقّال کہیے
ثنائے خدا جل جلالہ میں طفیلِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
زباں آپ محمودؔ کی لال کہیے

سجودِ تحیت

ترے جو صَرف ادائے نماز ہوں لمحے
حضورِ رب جل جلالہ وہ سراپا نیاز ہوں لمحے
کرو توجّہ جب آمرزگار رب جل جلالہ کی طرف
تو رُستگاری کی وجہِ جواز ہوں لمحے
لبوں پہ آئیں جو رب جل جلالہ کی صفاتِ تنزیہی
غم و الم سے کہیں بے نیاز ہوں لمحے
ہو نااُمید کوئی کیسے رب جل جلالہ کی رحمت سے
بہ حقِّ حق اگر مدحت طراز ہوں لمحے
یہاں رہوں کہ وہاں پہنچوں اے خدائے جلیل!
بسوئے کعبہ پئے ارتکاز ہوں لمحے
جو عکسِ کعبہ کو دیکھے، کرے خدا جل جلالہ سے دُعا
نصیب حاضری کے دلگداز ہوں لمحے
ترے کرم سے ترے گھر میں جتنے حاصل ہوں
خدایا جل جلالک! حاملِ سوز و گداز ہوں لمحے
یا حمدِ رب میں ہو محمودؔ تر زباں ہر پل
یا صَرفِ مدحتِ میرِ حجاز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں لمحے

سجودِ تحیت

روئے حسینِ عابد و زاہد کی رونقیں
یوں ہیں کہ ہیں نبی ﷺ کے مُقلّد کی رونقیں

خلاقِ عالمین ﷻ کی ہستی کی ہیں گواہ
کونین کے تمام شواہد کی رونقیں

ایمان لانا جتنی شقوں پہ ہے لازمی
توحید سے ہیں ان سب عقائد کی رونقیں

ہونٹوں پہ مومنین کے دیکھی گئیں سدا
اللہ ﷻ اور نبی ﷺ کے محامد کی رونقیں

دُنیا ہے سربسجدہ خدا ﷻ کے حضور میں
ہم کو بتا رہی ہیں مساجد کی رونقیں

نقص و ضرر وہاں پہ بعید از خیال ہے
ہر سُو ہیں شہرِ رب ﷻ میں فوائد کی رونقیں

جو سجدہ گاہ مرکزی ہے مسجدُ الحرام
اللہ نے بڑھائیں اس مسجد کی رونقیں

اربابِ دیں سے نعرۂ تکبیر جب سنا
زائل ہوئی ہیں چہرۂ مُلحد کی رونقیں

رب ﷻ نے تدبّر اور تفکّر عطا کیا
باطل ہوئی ہیں جس سے مفاسد کی رونقیں

سوچے کوئی تو پائے گا ہر کائنات میں
ربِّ جلیل و باقی و واحد ﷻ کی رونقیں

چہرے پہ اپنے حمدِ خدائے عزیز ﷻ سے
محمودؔ کیوں نہ پائے گا حامد کی رونقیں

سجودِ تحیت

کہنا عزیزؔ حمد میں اشعار لاجواب
معیار بے مثال ہو مقدار لاجواب

اس سے ترشح کرتی ہے حاصل ہر ایک شے
ابرِ عطائے رب جل جلالہ کی ہے بوچھار لاجواب

چاہے کسی سے ان کا تقابل کرو کہ ہیں
دینِ خدائے پاک جل جلالہ کی اقدار لاجواب

سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں کیا پیدا غفور جل جلالہ نے
جُود و سخا کا قُلزُمِ زخّار لاجواب

دل کی حضوری سے ہو اگر حاضری نصیب
حرمین سے ملیں نہ کیوں انوار لاجواب

اصحابؓ سارے دیں کے لیے سر بکف رہے
لیکن ہے خانوادۂ عمّارؓ لاجواب

اکرام و التفات پہ جو سرخم رہو
پاؤ گے لطفِ مالک و مختار جل جلالہ لاجواب

مالک جل جلالہ! ہمیں بھی آج اسی راہ پہ چلا
تھی الفت مہاجر و انصار لاجواب

تخلیق کی ہے خالقِ عالم جل جلالہ نے کائنات
تعمیر بے مثال ہے، معمار لاجواب

تعمیلِ حکمِ خالقِ ہر کائنات جل جلالہ میں
مسلم کا ہونا چاہیے کردار لاجواب

محمودؔ یادداشت کی آنکھوں سے دیکھ تو
بے مثل کعبہ ہے تو ہیں مینار لاجواب

سجودِ تحیت

دربارِ کبریا جل جلالہ میں جو تحفہ ثنا کا تھا
آوازہ بازگشت میں ''قَالُوْا بَلٰی'' کا تھا

حمدِ خدا جل جلالہ پہ غازہ جو حسنِ ادا کا تھا
مجھ پر کرم خدائے جہاں جل جلالہ کی عطا کا تھا

''اٹکا ہُوا گلے میں جو پتھر صدا کا تھا''
رب جل جلالہ جانتا ہے، وہ مدح ماسوا کا تھا

صیقل کیا عقیدۂ توحید نے اسے
پہلے تو زنگ قلب پر حرص و ہوا کا تھا

ہر سانس تیری واصفِ ربِّ غفور جل جلالہ ہو
پیغام یہ مرے لیے بادِ صبا کا تھا

لطف و کرم سے رب نے ودیعت کیا اُسے
باغِ جہاں میں ذوق جو نشوونما کا تھا

میثاق انبیاء کا کیا رب جل جلالہ نے اہتمام
پیشِ نظر جو بھیجنا خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا

کعبہ کو قبلہ اس لیے رب جل جلالہ نے بنا دیا
اُس کو خیال اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رِضا کا تھا

داخل ہُوا حرم میں، فضا امن کی ملی
زمزم پیا تو ذائقہ آبِ بقا کا تھا

دعوات کے مجیب خدا جل جلالہ کے حضور میں
صورت دُعا کی یہ تھی کہ حرف التجا کا تھا

پہلوئے التفات و کرم میں پہنچ گیا
خالق جل جلالہ کی حمد وِرد جو صبح و مسا کا تھا

محمودؔ حامد اپنے خدا جل جلالہ کا رہا مُدام
اس کی زباں پہ ذکر کہاں ماسوا کا تھا
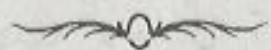
سجودِ تحیّت

دیارِ ربُّ العزّت جلّ جلالہ کی جسے حُرمت نظر آئی
حضوری کی اُسی کے قلب میں حسرت نظر آئی

کلامُ اللہ کی جس شخص کو عظمت نظر آئی
اسے دراصل اپنی خوبیِ قسمت نظر آئی

پہاڑوں، کھیتیوں میں، چاند سورج میں، ستاروں میں
جدھر دیکھا، اُدھر اللہ جلّ جلالہ کی رحمت نظر آئی

مِرے مولا جلّ جلالک! زمین و آسماں میں ہر جگہ مجھ کو
"تری صنعت نظر آئی، تری قدرت نظر آئی"

ہُوا ایمان جب تکوین کی آیات پر پختہ
مجھے فضلِ خدائے پاک جلّ جلالہ کی وسعت نظر آئی

جونہی ہونٹوں پہ نورِ لم یزل جلّ جلالہ کا ذکر آیا ہے
نگاہ و دل سے ہوتی دور ہر ظلمت نظر آئی

کبھی قرآن کو غائر نظر سے ہم نے جب دیکھا
مدیحِ خالق جلّ جلالہ و سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر آیت نظر آئی

ہُوا طاغوت کا بُطلان اور تردیدِ ثنویّت
اور اس میں مومنوں کی دانش و حکمت نظر آئی

خدا جلّ جلالہ کے حکم کی تعمیل تھی پیشِ نظر جس کے
اُسے تقلید کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت نظر آئی

ہُوا جس دن سے وردِ "آیۃُ الکُرسِیْ" مِرا یاور
اُسی دن سے مِرے افکار میں نُدرت نظر آئی

کوئی احصاءِ احساناتِ خالق جلّ جلالہ کر نہیں سکتا
مجھے تو سانس لینا ہی بڑی نعمت نظر آئی

تسلسُل دیدِ کعبہ کا رہے محمودؔ قسمت میں
نظر جب بھی پڑی دل پر، یہی حسرت نظر آئی

سجودِ تحیت

خدا جل جلالہ کے شہر کا جب کوچۂ حرمت نظر آیا
تو ہر ذرہ وہاں کا رقبۂ عظمت نظر آیا
قلم میں نے جو حمدِ کبریا جل جلالہ کے واسطے تھاما
تو منزل معرفت کی' جادۂ جنّت نظر آیا
حیاتِ سرورِ کونین ﷺ کے اوراقِ زرّیں میں
کتابِ رب جل جلالہ کا ہر اک صفحۂ حکمت نظر آیا
عرب کی سرزمینِ محترم پر میں جونہی اُترا
ہوا کا پہلا جھونکا تمغۂ فطرت نظر آیا
خدا جل جلالہ کا نام لیتا جب بھی میں پہنچا ہوں مکّے میں
تو احرامِ عقیدت لطف کا خلعت نظر آیا
حضوری کا مہینا ایک لمحے کی طرح گزرا
جو پل دوری کا تھا' وہ عرصۂ حسرت نظر آیا
کلامُ اللہ کی اک ایک آیت پڑھ کے دیکھی ہے
وہاں رب جل جلالہ کا نبی ﷺ سے رشتۂ الفت نظر آیا
جو "بسم اللہ" کہہ کر بات کی محمودؔ مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

سجودِ تحیت

توحید کے عقیدے کی ہے تقویت جُدا
مُسلم کی منزلت ہے جُدا' تمکنت جُدا
رب جل جلالہ ایک ہی ہے' دوسرا اور تیسرا کہاں
تثلیث ہے الگ تو ہے وحدانیت جُدا
جتنی ہیں سامنے' وہ اناجیل دیکھ لو
قرآں کی آیتوں میں ہے آفاقیت جُدا
حرمین کا جہاں ہے جہاں بھر سے مختلف
مکّہ کی اور مدینہ کی ہے شہریت جُدا
ایمان جب ہے رب پہ اور اس کے حبیب ﷺ پر
اسلامیوں کی ہے ملک میں حیثیت جُدا
جو رؤیتِ خدا جل جلالہ میں تھی آقا ﷺ کی محویت
سب سے ورا ہے' سب سے ہے وہ محویت جُدا
غرقابی اُس سے دیتا ہے رب جل جلالہ' اس سے مرتبے
ہے انکسار اور شئے' فرعونیت جُدا
محمودؔ ہے علاحدہ خوشنودیٔ خدا جل جلالہ
دُنیائے کم سواد کی ہے منفعت جُدا

سجودِ تحیت

اشرف المخلوق انساں کا ہے جو اونچا مقام
ہے خدائے مصطفیٰ ﷺ ہی کا عطا کردہ مقام
کبریا جل جلالہ کا ہم سمجھ سکتے نہیں حاشا مقام
جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ اُس کی حقیقت کا مقام
بے مثال و بے عدیل و بے سہیم و لا شریک
ہے تکبّر کا اسی کی ذات کو زیبا مقام
ناظرِ ہر منظرِ عالم ہے وہ ربِّ جلیل جل جلالہ
اور منواتا ہے سب مخلوق سے اپنا مقام
خالقِ الفاظ و معنیٰ، مالکِ ہر جنّ و انس جل جلالہ
جان سکتا ہی نہیں اس کا کوئی اعلیٰ مقام
پردہ پوشِ معصیت کاراں ہے ستّارُ العُیوب جل جلالہ
اور فقط زیبا ہے اس کو درگزر والا مقام
"ہر نفس دو شکر واجب" جاننے پر بے گماں
حشر کے دن فیصلے میں پاؤ گے اچھا مقام
جلوۂ صد رنگ کا مالک ہے وہ پروردگار جل جلالہ
جس کو سمجھائیں نبی ﷺ، وہ اس کا سمجھے گا مقام

ہاتھ باندھے رب جل جلالہ کے آگے تم کھڑے رہنا سدا
مانا سجدے میں اُس کا "رَبِّیَ الْاَعْلٰی" مقام
ان میں جس کو بھی پڑھو گے، تم مرادیں پاؤ گے
پا گئے یہ ربّ العزّت جل جلالہ کے سبھی اسما مقام
التفاتِ رب جل جلالہ سے عنقا ہو گئیں نومیدیاں
یوں نویدِ مغفرت سے ہم نے بھی پایا مقام
دانش و بینش عطائے خالقِ کونین جل جلالہ ہے
جس سے اہلِ علم نے خود اپنا پہچانا مقام
رب جل جلالہ نے انساں کو بسایا ہے زمینِ خاک پر
آسماں میں تیرتے رہنا ہے تاروں کا مقام
عاصیوں کو اس نے دی خوشخبری لَا تَقْنَطُوْا
اپنی رحمت سے نوازا ان کو اور بخشا مقام
بھیگتے دامن سے کرتا ہوں عبادت، عبد ہوں
میری آنکھوں میں گہر میرا نہیں رکھتا مقام
دولتِ احساس کی محمودؔ خالق جل جلالہ نے عطا
اس طرح انسان کو اکرام فرمایا مقام

سر تا بپا وہ مہبطِ انوار کیوں نہ ہو
کعبے کی شام جس کو بشکلِ سحر ملے

پائی گئیں جدھر مرے آقا ﷺ کی رحمتیں
اکرامِ کبریائے عوالم جل جلالہ اُدھر ملے

تیری ثنا یا تیرے نبی ﷺ کی ثنا کروں
مجھ کو خدایا جل جلالک! صرف یہ فن، یہ ہنر ملے

اللہ جل جلالہ کے کلام پہ محمودؔ غور سے
نسخے ملے تو دافعِ شر و ضرر ملے
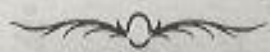
سجودِ تحیت

ذکرِ خدا جل جلالہ میں دیدے کسی کے جو تر ملے
بہجت کے بحر سے اسے گویا گہر ملے

اللہ جل جلالہ کا نظامِ ربوبیت جہاں
وہ بندہ دیکھ سکتا ہے جس کو نظر ملے

یہ کھیت، یہ باغات، یہ چشمے، یہ روشنی
ان سے خدا جل جلالہ کی خالقیت کی خبر ملے

شمس و قمر، سما و سمک اور شجر حجر
الطافِ کبریا سے سبھی بہرہ ور ملے

خوش بخت جو شعار کرے حمدِ کبریا جل جلالہ
اُس شخص کو افادۂ علم و خبر ملے

دل نے جو لامکاں کے محل پر یقیں کیا
سب قصر ہائے کفر و جہالت کھنڈر ملے

جن کو شعورِ آگہی رب جل جلالہ نے عطا کیا
وہ بندے متقی ملے، نیکو سیر ملے

سجودِ تحیت

کبریا جل جلالہ کی حمد سے منسوب ہیں کاغذ قلم
شاکرِ رب جل جلالہ ہوں کہ میرے خوب ہیں کاغذ قلم

میں نے یہ کی تھی گزارش سرورِ کونین ﷺ سے
حمد لکھنے کو مجھے مطلوب ہیں کاغذ قلم

جو نہیں کرتے ہیں مدحِ خالقِ ہر انس و جاں جل جلالہ
بے گماں ایسے سبھی معیوب ہیں کاغذ قلم

اسمِ اعظم صفحۂ قرطاس پر آتا نہیں
فکر ہے پابند اور مرعوب ہیں کاغذ قلم

"یَسْطُرُوْن" آیا ہے قرآنِ خدائے پاک میں
اَلْقَلَم سورہ سے یوں منسوب ہیں کاغذ قلم

بات تو جب ہے درِ رب جل جلالہ پر پزیرا ہو سکیں
گو بظاہر صاحبِ اسلوب ہیں کاغذ قلم

حمد و نعت و منقبت لکھنے کی خواہش ہے فقط
بس اسی خاطر مجھے مرغوب ہیں کاغذ قلم

میری آنکھوں کو خدا جل جلالہ کے خوف نے نہلا دیا
حمد کے ارقام میں مرطوب ہیں کاغذ قلم

قدرتِ قادر جل جلالہ کی توصیف و ثنا کرتے ہوئے
دہر میں توحید کے مندوب ہیں کاغذ قلم

ان سے لکھتا ہے خدائے پاک جل جلالہ کی صناعیاں
اس لیے محمودؔ کو محبوب ہیں کاغذ قلم

سجودِ تحیت

نوکِ مژگاں سے رقم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ
یوں بہ اُمیدِ کرم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

ابرِ رحمت گھر کے آتا ہے مرے گھر کی طرف
جب بھی میں باچشمِ نم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

پی کے مے توحید کی' ہوتا ہوں سجدہ ریز میں
کھا کے خامے کی قسم' کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

یہ خدا جل جلالہ کی نعمتوں پر شکر کی اک شکل ہے
روز و شب جو دم بہ دم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

ہے حبیبِ رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت بھی خداؑ ہی کی ثنا
یوں کسی دن بھی نہ کم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

راستے میں کرتا جاتا ہوں مدیحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب پہنچتا ہوں حرم' کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

جانتا ہوں مجھ کو میرے رب نے بخشا ہے وجود
سوچ کر اپنا عدم کرتا ہوں حمدِ کبریا جل جلالہ

سجودِ تحیت

تسکین رب جل جلالہ نے دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سے
معراج ہم کو بخشی رکوع و سجود سے

مُعطی وہی' سخی ہے وہی' وہ کریم ہے
جو کچھ ملا ہے جس کو' ملا رب جل جلالہ کے جُود سے

دل جس نے اسمِ ربِّ جہاں جل جلالہ سے لگا لیا
بے رغبتی رہی اسے نام و نمود سے

طوفِ حرم میں جسم سے خارج عَرَق ہوا
تھا بالیقیں وہ بڑھ کے کہیں مشک و عود سے

ایماں ہو جس کا خالقِ ہر کائنات جل جلالہ پر
وہ کیوں تعلّقات رکھے گا ہُنُود سے

تقلید بھی ہے اس کی اور تعمیلِ حکم بھی
"حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پائی ہے ربِ وَدود جل جلالہ سے"

محمود رب جل جلالہ نے بخشی ہیں یہ بے نیازیاں
ڈر ہے نہ کچھ زیاں کا' علاقہ نہ سود سے

سجودِ تحیت

عبادت نے کیا جس شخص کو حق دار بہجت کا
تعارُف اس سے کیا ہو گا غم و اندوہ و کلفت کا
عطا کا، لطف کا، اکرام و شفقت، عفو و رحمت کا
جو گزرے شہرِ خالق جل جلالہ میں، وہ لمحہ ہے سکینت کا
وہی تو کامیابی پائے گا دُنیا و عقبیٰ میں
کلامُ اللہ کو سمجھے گا جو دفتر ہدایت کا
پرکھ کر دیکھ لو لوگو نظاماتِ جہاں سارے
نظامِ خالقِ عالم جل جلالہ ہے ضامن امن و راحت کا
وہ جس کے دل کو کر دے مُہر بند خلّاقِ ہر عالم جل جلالہ
اثر اُس شخص پر ہوتا نہیں وعظ و نصیحت کا
جھکائے رکھتا ہو سر کو جو آگے اپنے مالک جل جلالہ کے
ستارہ اوج پر کیوں ہو نہ اُس بندے کی قسمت کا
بیانِ وحدتِ خالق جل جلالہ کو جس کا منہ نہیں کھلتا
کُھلا ہے منہ اسی کے واسطے قعرِ مذلّت کا

بھروسا ہو اگر اللہ جل جلالہ کی نصرت پہ مومن کو
تو کیا امکان پسپائی کا، ذلت کا، ہزیمت کا
گزرنا جان سے مومن کا رب جل جلالہ کے دین کی خاطر
اشارہ ہے یہ غیرت کا، تقاضا ہے حمیت کا
نظر شفاف ہو جب مُلتزَم کو دیکھ کر تیری
وفور اس کو کہیں قُدسی لطافت کا، نظافت کا
ہوئے بے نام، کہلاتے رہے خود کو خدا جتنے
سمجھنا چاہے کوئی تو یہی ہے درس عبرت کا
تعلّق منکرینِ وحدتِ رب جل جلالہ سے نہیں میرا
روادار اُن سے کب ہوتا ہوں میں ''صاحب سلامت'' کا
پگاہ و شب جو حمد و نعت میں مشغول رہتا ہوں
صلہ محشر میں دے گا رب جل جلالہ مجھے اس ساری محنت کا
ہے اس کا دھندلا سا خاکہ تو اک ''والنجم'' سورہ میں
شبِ اسرا کی خلوت میں تھا جو آئینہ الفت کا
خدا کی ذات کی رُویت ہوئی محبوبِ خالق صلی اللہ علیہ وسلم کو
سوا ان کے نہیں دانندہ کوئی رب کی خلوت کا

درِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ میری حاضری لاریب ہے یارو!
خدا جل جلالہ کے لطف و رحمت سے نوشتہ کلکِ قدرت کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی نیّت کے باعث ہی سہی لیکن
خدا کے گھر پہنچنا ہو گیا موجبِ سعادت کا

نبوّت ختم کر دی خالقِ عالم جل جلالہ نے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

تردّد ہی کروں محمودؔ کیا میں عرض کرنے کا
خدائے پاک جل جلالہ کو ہے علم میری ہر ضرورت کا

سجودِ تحیت

در مالک جل جلالہ کے جو ذرّوں سے شناسائی ہے
ماہ و خورشید و کواکب نے ضیا پائی ہے

یہ جو محمودؔ مرا ذوقِ جبیں سائی ہے
رب جل جلالہ کے الطاف و عنایت کا تمنائی ہے

حمد کہتے ہوئے کھلتے ہیں یہاں پر غنچے
باغ میں اس لیے اک ذوقِ خود آرائی ہے

ربِّ عالم جل جلالہ کی عطا کردہ بنی آدم کو
حسِ ادراک ہے اور قوتِ گویائی ہے

آنکھ پائی ہے مگر دیکھ نہ پائے رب جل جلالہ کو
اس حوالے سے تو معدوم یہ بینائی ہے

کذب اور زور کی دنیا سے کنارہ کر لے
حمد اور نعت کہا کر کہ یہ سچائی ہے

نعت کے صدقے میں رب جل جلالہ کی ہے عنایت مجھ پر
میری ہر سال جو مکّے میں پذیرائی ہے

جنّ و انسان و ملک اور فلک کے اَجرام
میرے رب جلّ جلالہٗ! سب یہ تری انجمن آرائی ہے

یہ تدبُّر نے بتایا ہے خدایا جلّ جلالہٗ! مجھ کو
''ذرّے ذرّے میں نمایاں تری رعنائی ہے''

تو نے محبوب ﷺ کو بھی پاس بلایا اک شب
ویسے ہر لحہ مُسلّم تری تنہائی ہے

اِس کو جانا تو ہے دربارِ نبی ﷺ میں آخر
روح میری ترے دربار پہ سُستائی ہے

ہے تو لاہور میں محمودؔ بظاہر لیکن
یہ حجازی ہے، یہ بطحائی ہے، طیبائی ہے

سجودِ تحیت

حمدِ خالق جلّ جلالہٗ یوں بیاں کی، مرحبا صد مرحبا
پائی خوشخبری جناں کی، مرحبا صد مرحبا

اربوں کھربوں پائی ہیں انساں نے بِن مانگے ہوئے
نعمتیں ربِّ جہاں جلّ جلالہٗ کی، مرحبا صد مرحبا

قدرتِ قادر جلّ جلالہٗ پہ رکھنا پختہ ایمان و یقیں
موت ہے ظنّ و گماں کی، مرحبا صد مرحبا

''کُن'' کہا تو کر دیں پیدا خالقِ کونین جلّ جلالہٗ نے
وسعتیں کون و مکاں کی، مرحبا صد مرحبا

ایک شب ایسی بھی تھی جس میں خدا جلّ جلالہٗ نے آپ کی
میزبانی میہماں کی، مرحبا صد مرحبا

کر دی خالق جلّ جلالہٗ نے قدومِ شاہ ﷺ سے روشن تریں
جو رَوِش تھی کہکشاں کی، مرحبا صد مرحبا

دیکھ لینا تم عزیزانِ گرامی! حشر میں
ہو گی وُقعت حمد خواں کی، مرحبا صد مرحبا

وردِ اسماءِ خدائے پاک سے محمودؔ نے
وہ جو نکہت تھی، دھواں کی، مرحبا صد مرحبا

دستِ دُعا اُٹھائے ہوئے گل ستاں میں پھول
کرتے ہیں لطفِ خالقِ ہر دو جہاں جل جلالہ وصول
جب بندگی ربِّ جہاں جل جلالہ اس کا شغل ہو
محزوں ہو کیسے بندہ، رہے کس طرح ملول
مجھ پہ یہ لطفِ ربِّ جہاں جل جلالہ کی ہے انتہا
شعروں کا حمد میں جو مسلسل ہے یہ نزول
آلودگی کا شائبہ تک بھی نہیں وہاں
پائی نہیں ہے شہرِ خدائے جہاں جل جلالہ میں دھول
محبوب ﷺ اُس کے، اس کے لیے غیر تو نہیں
غیرِ خدائے پاک کی تعریف ہے فضول
دیتا ہے اہمیت تُو رضائے حضور ﷺ کو
معلوم ہے کہ تجھ کو ہیں پیارے ترے رسول ﷺ
مَرتے ہوئے بھی لب پہ درودِ نبی ﷺ رہے
اے مالکِ جہاں جل جلالک! یہ مری عرض ہو قبول
محمودِ نعت گو پہ کرم کیوں نہ رب کرے
مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ پہ کرم اس کا ہے اُصول

کر لیں جو حمدِ ربِّ جہاں جل جلالہ کو شعار آپ
پا لیں نہ کیوں قبالۂ عزّ و وقار آپ
سب بے قراریوں کا تعلق عجم سے ہے
پہنچیں حجاز تو نہ کیوں پائیں قرار آپ
جس وقت مُلتزم کے قریں آپ جا سکیں
ہوں سرخم وہاں پہ بڑے انکسار آپ
پائیں گے صبح و شام خدا جل جلالہ سے عنایتیں
"صلِّ علیٰ" کہیں گے جو لیل و نہار آپ
مجھ کو یقیں ہے، شاد کریں گے غفور جل جلالہ کو
جاں حرمتِ نبی ﷺ پہ کریں گر نثار آپ
غیرِ خدا کی مدح و ثنا کر کے اختیار
کر بیٹھے لوگ انگلیاں اپنی فگار آپ
تجھ پر بھی وہ کریم ہے، تیرا بھی ہے غفور
امداد کے لیے تو خدا جل جلالہ کو پکار آپ
خالق جل جلالہ سے عفو و عافیت محمودؔ پائیں گے
ہوں گے جو درگزر کے کبھی خواستگار آپ

سجودِ تحیت

تُو ہی جہاں کا ہے خالق، جہاں کا مالک تُو
مرے خدا جل جلالہ! ہے زمین و زماں کا مالک تو
بہار تجھ سے ہے اور ہے خزاں کا مالک تُو
ہر ایک دشت کا، ہر گلستاں کا مالک تو
ہر اک گلیکسی کا، ہر کہکشاں کا مالک تُو
مکاں کا بھی ہے تو ہے لامکاں کا مالک تُو
تجھی نے دی ہے، ترے حکم سے نکالیں گے
میں مانتا ہوں کہ ہے میری جاں کا مالک تُو
مجھے دکھایا ہے نیکی بدی کا ہر رستہ
حقیقتاً مرے سود و زیاں کا مالک تُو
بنائے تو نے ہی دشت و جبل بھی، دوزخ بھی
ہے باغِ دہر، بہارِ جناں کا مالک تو
طیور و وحش کا، جنّ و ملک کا تو خالق
تمام ناریوں کا، قدسیاں کا مالک تُو

مقامِ عالمِ انسانیت کو تو نے بخشا ہے
ہے طفل و زن کا اور پیر و جواں کا مالک تو
خوشی تجھی سے ہے مالک جل جلالہ! غمی بھی تجھ سے ہے
دلِ حزیں کا، دلِ شادماں کا مالک تو
تجھی نے دولتِ شعر و سخن کا عام کیا
ہر ایک نعت گو کا، حمد خواں کا مالک تو
اسی لیے تو فقط حمد و نعت کہتا ہوں
کہ میرے خامے کا، میری زباں کا مالک تو
ہر ایک چیز تری ملکیت میں ہے مولا جل جلالہ!
"ہر اک زمیں کا، ہر اک آسماں کا مالک تو"

جو قوم نہ تعمیل کرے حکمِ خدا جل جلالہ کی
اس قوم کی تقدیر میں ہیں نکبت و ادبار

توبہ کرو دربارِ خدا جل جلالہ میں کہ وہ بخشے
وہ ہادی و مُقسِط ہے، وہ ستّار، وہ غفّار

کیا خوف، اگر تجھ کو بھروسا ہے خدا جل جلالہ پر
گو لاکھ زمانہ ہو ترے درپے آزار

کرتوت ہمارے نہیں پوشیدہ خدا جل جلالہ سے
ہیں رُو بہ زوال آج شرافت کی سب اُقدار

محمودؔ مسائل یا مصائب تو بہت ہیں
پھر بھی نہیں خدشہ کہ خدا جل جلالہ خود ہے مددگار

سجودِ تحیّت

یہ ارض و سما، مہر و مہ و ثابت و سیّار
ان سب سے ہے خلّاقیِ رحمان جل جلالہ کا اظہار

پکتے جو رہے ذہن میں تحمید کے افکار
اشعار کی صورت میں ہوئے آج نمودار

جو شخص ہے معبودِ حقیقی جل جلالہ کا پرستار
خوش بخت وہ ہے گلشنِ رضواں کا سزاوار

کعبے کو جو جاتا ہی میں رہتا ہوں لگاتار
پھر کیوں نہ رہوں نشۂ دیدار سے سرشار

اللہ جل جلالہ کے اور اس کے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے
میں دل میں بسا لاتا ہوں حرمین کے انوار

یہ بندگی میری ہے، یہ تحمید خدا جل جلالہ کی
دل بول رہا ہے کہ ہے رب جل جلالہ مالک و مختار

پلتے ہیں سبھی ٹکڑوں پہ اُس رازق و رب جل جلالہ کے
ہو صاحبِ ثروت کوئی یا مفلس و نادار

"ما ینطق" اللہ جل جلالہ نے فرمایا تو بے شک
ہر قولِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رب کے ہے فرمان کی صورت
میزان پہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کرم سے
آئے گی نظر ہم کو بھی رضوان کی صورت
دُنیا میں ظہور آقا و مولائے جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا
مومن پہ ہے اللہ جل جلالہ کے احسان کی صورت
یاد آیا اُسے رب جل جلالہ' جو کسی نے کبھی دیکھی
محبوبِ خدا' رحمتِ رحمان صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت
جب دفنِ مدینہ کی خدا جل جلالہ دے گا سعادت
دیکھیں گے سبھی میرے اِس ایقان کی صورت
محمودؔ دُعاگو ہے کہ اے مالکِ عالم جل جلالک!
ہو دور مسلمان کے بُحران کی صورت

سجودِ تحیّت

آئی جو نظر حمد کے دیوان کی صورت
احقر پہ ہے یہ رب جل جلالہ کے اک احسان کی صورت
دیتا ہے جو تکلیف خداوندِ تعالیٰ جل جلالہ
کرتا ہے وہی درد کے درمان کی صورت
میں رب جل جلالہ کے بھروسے ہی پہ چلتا ہوں حرم کو
دیکھی ہی کہاں ہے سروساماں کی صورت
محسوس کیا لطفِ خدا جل جلالہ لمحہ بہ لمحہ
مکّے کو گیا جب بھی میں مہمان کی صورت
رب جل جلالہ آپ بھی آمادہ گواہی کے لیے تھا
محسوس کرو نبیوںؑ کے پیمان کی صورت
مدّاحِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں بھی یارو!
رحمان جل جلالہ کی توصیف ہے عنوان کی صورت
پہنچو درِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم پہ کوئی جرم جو کر لو
غُفران کی خالق جل جلالہ نے یہ آسان کی صورت

سجودِ تحیت

میرے خیال و فکر کا جو شاہباز ہے
اس کا خدا جلّ جلالہ کی حمد و ثنا امتیاز ہے

اِفشا کیا گیا جو رسولِ کریم ﷺ پر
ذاتِ خدائے پاک جلّ جلالہ بڑا سب سے راز ہے

گو ہے ورائے فہمِ بشر شانِ کبریا جلّ جلالہ
اس کی ثنا پہ پھر بھی مرا ارتکاز ہے

نظم و نسق اسی سے ہے قائم جہان میں
لاکھوں کروروں میں سے یہ اک وجہِ ناز ہے

جلوہ کسی کو ذات کسی اور سے ملی
محبوب ﷺ اور کلیمؑ میں یہ امتیاز ہے

جس نے بھی عقل و آگہی کی پائیں نعمتیں
وہ ربِّ ذوالجلال جلّ جلالہ کا مدحت طراز ہے

اللہ جلّ جلالہ نے جہاں پہ بلایا حبیب ﷺ کو
"قوسین" ایک حجلۂ راز و نیاز ہے

وہ ہے حفیظ و ہادی و کافی، مگر وہی
مستغنیِ زمانہ ہے اور بے نیاز ہے

سب مشکلوں سے دے گا خدا جلّ جلالہ ہی تجھے نجات
یہ دل سے مان لینا ادائے نماز ہے

رب جلّ جلالہ کے مواخذہ کا رہے خوف قلب میں
ظالم کی ایک حد تلک رسّی دراز ہے

سب کچھ ہے اپنے پاس خدا جلّ جلالہ کا دیا ہُوا
دل بے نیازِ خواہشِ تحریص و آز ہے

لیتا ہوں نام رب جلّ جلالہ کا خضوع و خشوع سے
جس کے سبب کلام میں سوز و گداز ہے

یوں تو بہت ہیں رب جلّ جلالہ کے تکبُّر کی صورتیں
"تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے"

محموؔد رب جلّ جلالہ کے بارے میں، مَیں اور کیا کہوں
ممدوح و مدح گسترِ شاہِ حجاز ﷺ ہے

سجودِ تحیّت

مرا خالق جل جلالہ مرے دل میں مکیں ہے
رگِ جاں سے زیادہ جو قریں ہے

جہاں اُس کے مظاہر دل رُبا ہیں
خدائے سرورِ عالم جل جلالہ وہیں ہے

تخصّص ہے عجب ربِّ جہاں جل جلالہ کا
نظر آئے نہ آئے، ہر کہیں ہے

جما ہے جب سے خالق جل جلالہ کا تصوّر
اسی دن سے یہ دل عرشِ بریں ہے

ہو پانی پر، ہوا پر یا زمیں پر
بسُوئے کعبہ ہر رستہ حسیں ہے

علاوہ خالقِ عالم جل جلالہ کے در کے
کہیں پر میرا سر جھکتا نہیں ہے

تو ہی خالق، تو ہی مالک ہے سب کا
"ترے ہی سامنے خم ہر جبیں ہے"

یہاں ہر وقت رہتا سرخمیدہ
ارے ظالم، یہ مکّے کی زمیں ہے

بچا لے گا تو ہر مشکل سے مجھ کو
تری رحمت پہ اتنا تو یقیں ہے

تجھے قصرِ "دنا" میں اس نے دیکھا
ترا محبوب ﷺ صادق ہے، امیں ہے

اسی کے در پہ سب نظریں لگی ہیں
خدا جل جلالہ سب کا مددگار و معیں ہے

جو ہے محمودؔ ہر بندے کا یاور
خدائے پاک جل جلالہ کا دینِ متیں ہے

سجودِ تحیّت

قرآں سے وہ جو کرتے رہے اکتساب بھی
داتاؒ کو رب جل جلالہ نے کر دیا عالی جناب بھی

تصنیفِ داتاؒ اس طرح ہے مُستجاب بھی
عرفانِ رب جل جلالہ کے اس میں کُھلے ہیں حجاب بھی

دربارِ گنج بخشؒ میں آ کر پتا چلا
دیتا ہے بے طلب بھی خدا جل جلالہ ' بے حساب بھی

ہجویریؒ تھے جو تابعِ احکامِ کبریا جل جلالہ
تابع ہیں ان کے نجم و مہ و آفتاب بھی

جدِّ جنابِ سیّدِ ہجویرؒ ہی تو تھے
جن سے خدائے پاک جل جلالہ ملا بے حجاب بھی

توحید کا سبق دیا داتا حضورؒ نے
ہم نے عبودیت کا پڑھا یوں نصاب بھی

ہم نے جو بُوالحسنؒ کا وسیلہ لیا تو رب جل جلالہ
بخشے گا ہم سے عاصیوں کو بے حساب بھی

جو چاہے، کر تُو سیدِ ہجویرؒ سے سوال
آئے گا تجھ کو عرشِ خدا جل جلالہ سے جواب بھی

تصنیفِ گنج بخشؒ میں جو کچھ ہُوا بیاں
توحید کا وہی تو ہے لُبِّ لباب بھی

داتاؒ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت سے، رب ﷻ کرے
یومِ نجات ہو مرا یومُ الحساب بھی

داتاؒ کے در پہ جس نے کلامِ خدا جل جلالہ پڑھا
اس نے مزا بھی لے لیا، پایا ثواب بھی

محمودؔ اب کے بھی تُو درِ رب جل جلالہ پہ جائے گا
تعبیر یاب داتاؒ کریں گے یہ خواب بھی

سجودِ تحیّت

نہیں جو راہِ حمد و نعتِ سرور ﷺ کا کوئی راہی
تو منزل تک پہنچنا اُس کی قسمت میں نہیں بھائی!

کہا سرور ﷺ نے، ہے سجدے کے لائق ایک ہی ہستی
وہی ہے ہادی و حنّان، وہ منّان، وہ کافی

نکاتِ حمدِ رب ﷻ سے گر تری نسبت نہیں گہری
تو ہے جیبِ سُخن تیری زرِ افکار سے خالی

درِ رب ﷻ پر بوقتِ حاضری حالت ہو یہ تیری
نظر شفاف، روشن روح، اندر صاف، جاں اجلی

رسائی شہرِ خالق ﷻ تک ہوئی خوش بخت بندے کی
ملا فُٹ پاتھ پر سونا، تو پھر بھی ہو گئی چاندی

خدا ﷻ نے آپ اِس بندے سے اپنی حمد لکھوائی
نہیں محمودؔ میں تو شاعرانہ کوئی بھی خوبی

نہیں وہ دیکھتا پرہیزگاری یا گنہگاری
درِ رب ﷻ پر اجازت سب کو ہے، آ جائے کوئی بھی

دُعاؤں کے حوالے سے یہ ہے عادت مِری اچھی
کہ رب ﷻ سے مانگتا ہوں مغفرت میں ساری ملّت کی

جو داخل اس میں ہو، آ جائے وہ امن و سکینہ میں
بیاں کرنی کہاں ممکن ہے عظمت شہرِ مکّہ کی

خدا ﷻ کے گھر پہ حدِّ اوج و عظمت ختم ہوتی ہے
بتاؤ تو ذرا، اس سے بھی بڑھ کر ہے جگہ کوئی

مجھے وہ وقت یاد آتا ہے، جب خالق ﷻ کی رحمت سے
اُچک کر میں نے چوکھٹ مُلتزم کی ہاتھ سے تھامی

حطیمِ پاک میں میرا معاوِن اسمِ سرور ﷺ تھا
وہاں پر میں نے جو خواہش بھی کی، وہ ہو گئی پوری

کبھی غافل تو اظہارِ عبودیّت سے مت رہنا
خزاں چھائے، بہار آئے کہ ہو سردی، کہ ہو گرمی

اسی کی اک تجلّی سے جلی تھی وادیٔ سینا
وہ اک ہستی، شبِ معراج جو سرکار ﷺ نے دیکھی

پیمبر ﷺ نے جو توحیدِ الٰہی ﷻ کا کیا چرچا
گئی شدّادی و فرعونی، ہامانی و قارونی

خدا کے سامنے پیشی کے موقع پر کہاں ہو گا
کوئی سنگی، کوئی بیلی، کوئی ہمدم، کوئی ساتھی

خدا جل جلالہ کی حمد یا سرکار ﷺ کی مدحت کی صورت میں
شناور ڈھونڈ کر بحرِ سخن سے لائے گا موتی

میں فانی ہوں مگر مالک جل جلالہ سے یوں خواہشِ بقا کی ہے
مجھے ڈھانپے تو ڈھانپے مسکنِ سرکار ﷺ کی مٹی

خدا جل جلالہ کے حکم کی تعمیل کرنا چھوڑ دینا ہے
تکبّر، بغض، کینہ، عیب جوئی اور خود غرضی

مرے "لاکر" میں حمد و نعت کی صورت میں دولت ہے
مرا سرمایہ گر پوچھو اگر جانچو مری پونجی

ہوا توحید کے سورج کا چرچا ہر دو عالم میں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

چھُٹے جب اس کی جاں قیدِ عناصر سے مرے مولا!
ہو مدحِ ربّ جل جلالہ و پیغمبر ﷺ لبِ محمود پر جاری

سجودِ تحیّت

آئے گا مجھے شہرِ خموشاں سے بلاوا
ہے وصلِ خدا جل جلالہ کا اسی عنوان سے بلاوا

مالک جل جلالہ نے دیا قرب کا اعزاز نبی ﷺ کو
صرف آیا انھیں عرش کے ایواں سے بلاوا

آقا ﷺ نے بھی لبیک کہا فرطِ ادب سے
معراج کا پہنچا جونہی رحماں جل جلالہ سے بلاوا

اخلاص کے میں پڑھنے چلا ابجد و ہوّز
جب آ گیا کعبے کے دبستاں سے بلاوا

تسبیح جو کی رات کو اسماءِ خدا جل جلالہ کی
موصول ہوا صبحِ بہاراں سے بلاوا

تم پاؤ کہیں شک جو ربوبیّتِ حق جل جلالہ میں
سمجھو اسے طاغوت سے شیطاں سے بلاوا

میں حمدِ خدا جل جلالہ، نعتِ نبی ﷺ پڑھتا چلا تھا
جب آیا مجھے حشر کے میداں سے بلاوا

محمود جونہی رُخ ہو تمھارا سُوئے کعبہ
سمجھو کہ تمھیں آیا ہے رضواں سے بلاوا

رب جل جلالہ کے حبیب ﷺ کا یہ کرم ہے حقیقتاً
راہِ نعُوت ہی سے میں حمد آشنا ہُوا

رحمان بھی، رحیم بھی ہے خالق، کریم جل جلالہ
دیکھو، وہ اس کا ہے درِ رحمت کھُلا ہُوا

خلّاقِ کائنات جل جلالہ نہاں بھی، عیاں بھی ہے
دل میں بسا ہُوا ہے، نظر سے چھُپا ہُوا

رب جل جلالہ نے کسی پہ بند نہ کی رزق کی سبیل
مُلحِد ہُوا کہ عاصی ہُوا، پارسا ہُوا

معبودیتِ ربِّ جہاں جل جلالہ میں ہو شک کسے
سجدے کو سر ہے ہر کسی شے کا جُھکا ہُوا

جنّت بقیعِ پاک کی خالق جل جلالہ نے بخش دی
محمودؔ صدقِ دل سے جو محوِ ثنا ہُوا

سجودِ تحیّت

جو کچھ مجھے رسولِ خدا ﷺ سے عطا ہُوا
دراصل سب ہے وہ مرے رب کا دیا ہُوا

وہ جس کے دل میں کعبۂ رب ہے بسا ہُوا
سُوئے حجاز عازمِ مُلکِ بقا ہُوا

سب انبیاء ؑ کا درس یہی ہے دیا ہُوا
سجدہ فقط خدائے جہاں جل جلالہ کو روا ہُوا

جو کچھ مرا تھا حمدِ خدا جل جلالہ میں کہا ہُوا
صد مرحبا، وہ نذرِ شہِ انبیاء ﷺ ہُوا

مخلوقِ رب کا جس کسی نے بھی بھلا کیا
فضلِ خدائے پاک جل جلالہ سے اُس کا بھلا ہُوا

اسماءِ ربِّ ہر دو جہاں جل جلالہ کا کیا جو وِرد
اندوہ و رنج و غم جو تھا، اک دم ہوا ہُوا

میں سرگشیدگی سے تو مانوس یوں نہیں
ہر وقت مجھ پہ لطفِ خدا جل جلالہ بے بہا ہُوا

سجودِ تحیّت

پوشیدہ وہ یوں میری نگاہوں سے رہا ہے
خالق جل جلالہ مرے اندر مری شہ رگ میں بسا ہے

انسان کا سر اُس کی حضوری میں جھکا ہے
جو نقش گرِ نقشۂ ہر صبح و مسا ہے

محدود مری عقل ہے، ناقص مری سوچیں
قسمت سے مرے لب پہ مگر حمدِ خدا جل جلالہ ہے

جو شے بھی ہے، وہ قبضۂ قدرت میں ہے اس کے
وہ مالک و مختار ازل سے ہے، سدا ہے

سب نعمتیں اللہ جل جلالہ کی ہیں لاانتہا ہی
میں نے تو یہی اپنے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے

جو رب جل جلالہ کے قوانین ہیں، بدلا نہیں کرتے
اعمال کے بدلے میں جزا اور سزا ہے

پابند ہوائیں بھی تو ہیں حکمِ خدا جل جلالہ کی
یہ چرخ بھی تو اس کے ہی ایما پہ کھڑا ہے

دل میرا صدف، اس میں ہیں یہ حمد کے موتی
اس قادرِ مطلق جل جلالہ سے یہی میری وفا ہے

ہر حکم کی تعمیل ضروری ہے، خدا جل جلالہ نے
الحمد سے والناس تلک جو بھی کہا ہے

وہ مالکِ اصلی ہے، وہ معبودِ حقیقی
وہ ربِّ جہاں، خالقِ ہر ارض و سما ہے

جو تیرے علاوہ ہے، وہ ہر چیز ہے فانی
اے خالقِ کونین جل جلالک! فقط تجھ کو بقا ہے

یوں ابرِ عنایات کا طالب ہوں خدایا (جل جلالک)!
چھائی ہُوئی آنکھوں پہ ندامت کی گھٹا ہے

کچھ دیر کو اے خالقِ کُل جل جلالک! اس کو ہٹا دے
جو پردہ تعیُّن کا ترے رُخ پہ پڑا ہے

سوچیں بھی سمیٹ اپنی، ترا خالق و مالک جل جلالہ
محمودؔ یقیں کر کہ تجھے دیکھ رہا ہے

سجودِ تحیّت

تو رہ منتظر رب جل جلالہ کی رحمت کا پیہم
پر احساس کر اس کی طاقت کا پیہم

رہا سایہ ہر فرقِ تحمید گو پر
کرم کا، عطا کا، عنایت کا پیہم

سپاس و تشکّر خدا جل جلالہ کا سدا ہو
اشارہ یہی ہے سکینت کا پیہم

دیا ہے ہمیں جامہ انسانیت کا
کرم ہم پہ ہے رب جل جلالہ کی رافت کا پیہم

خدا ہے رؤف و رحیم اور ہادی
ہے محتاج انساں ہدایت کا پیہم

کھڑے ہو جو توّاب مالک جل جلالہ کے آگے
بہاؤ ہو اشکِ ندامت کا پیہم

نہ تعمیلِ احکامِ رب جل جلالہ میں ہو خامی
کھلا منہ ہے قعرِ مذلت کا پیہم

نہ آئیں گے نخلِ ثنا پر ثمر کیوں
میں ہوں منتظر رب جل جلالہ کی نصرت کا پیہم

جو پیغام لائے نبی ﷺ کبریا جل جلالہ کا
وہ پیغام ہے خیر و برکت کا پیہم

خزینہ ہے ایقان و عرفاں کا قرآں
تو لو اس سے تم درس حکمت کا پیہم

ذرا پاتا ابہام وحدانیت میں
کنایہ ہے تمہید ذلّت کا پیہم

جو انجام فرعون و نمرود کا تھا
ہے سب کے لیے درس عبرت کا پیہم

خدا جل جلالہ دے مجھے موت طیبہ نگر میں
میں ہوں منتظر اس بشارت کا پیہم
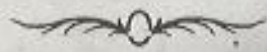
پا کر درِ خدا جل جلالہ کے اُجالوں کو خوشنما
کہتے ہیں لوگ نور کے ہالوں کو خوشنما

ملتی ہے جب سعادتیں سعی و طواف کی
پاتا ہوں اپنے پاؤں کے چھالوں کو خوشنما

دینِ خدائے ہر دوسرا جل جلالہ نے دیا قرار
حضرت بلالؓ کے سے سب کالوں کو خوشنما

ملبوسِ حمد قامتِ تخییل پہ جچا
میں نے کیا ہے یوں بھی خیالوں کو خوشنما

تحقیق جن میں وحدتِ ربِّ جہاں جل جلالہ پہ ہو
کہتے ہیں قدسی ایسے مقالوں کو خوشنما

اپنے کرم سے کر دیا ربِّ غفور جل جلالہ نے
اُنسِ نبی ﷺ کے سارے حوالوں کو خوشنما

کوشش کرو کہ بچ سکو شرِ ہُنُود سے
سمجھو کبھی نہ کفر کی چالوں کو خوشنما

محمودؔ تم نگاہِ عقیدت کو وا کرو
پاؤ گے کعبہ دیکھنے والوں کو خوشنما

اسی پہ حقیقت کا اطلاق ٹھہرے
کہ ناعت ہی تحمید میں طاق ٹھہرے

نظامِ اُخوّت کو اپناؤ دل سے
پسندِ خدا جل جلالہ حُسنِ اَخلاق ٹھہرے

پڑھا جو کلامِ خدائے جہاں جل جلالہ کو
تو ازبر عقیدت کے اَسباق ٹھہرے

بشارت کنندہ حبیبِ خدا ﷺ کے
مسیحاؑ و موسیٰؑ و اسحاقؑ ٹھہرے

خدا جل جلالہ خود گواہی پہ ہو جائے مائل
تو پختہ نبیوں کا میثاق ٹھہرے

جو نسبت پیمبر ﷺ سے ہو جائے قائم
ترا رب جل جلالہ کی رحمت سے الحاق ٹھہرے

جو اشعار حمدِ خدا جل جلالہ میں کہے ہیں
کتابِ عقیدت کے اوراق ٹھہرے

جو اعزاز حق دے گا روزِ قیامت
کہیں اس کا محمودؔ مصداق ٹھہرے

سجودِ تحیّت

جونہی سانچے میں طاعت کے، کوئی انسان ڈھلتا ہے
ہو خاطی بھی تو رب جل جلالہ اس کے مقدر کو بدلتا ہے

رہِ تعمیلِ احکامِ خدا جل جلالہ میں جو پھسلتا ہے
کفِ افسوس اپنی بدنصیبی پر وہ مَلتا ہے

خدا جل جلالہ قیوم و قادر ہے، وہ حاکم بھی ہے، رازق بھی
تفکّر اور تعقّل سے نتیجہ یہ نکلتا ہے

خوشی حاصل اگر ہوتی ہے رب جل جلالہ کی حمد کہنے سے
تو غم رستہ بدلتا ہے، تو ہر اندوہ ٹلتا ہے

نسیمِ جانفزا کعبے سے آتی ہے جو مَس ہو کر
شجر جو التجاؤں کا ہو، وہ فی الفور پھلتا ہے

مصیبت میں پکار اُٹھے مدد کے واسطے رب جل جلالہ کو
تو گرتے گرتے ہر اک بندۂ خالق سنبھلتا ہے

میں حامد ہوں خدا جل جلالہ کا، نام ہے محمودؔ اور مجھ کو
ثنائے ماسوائے رب کا ہر انداز کھَلتا ہے

لگاتی ہے گلے اس کو مشیتِ ربِّ عالم جل جلالہ کی
جو تقلیدِ رسول اللہ ﷺ کے جادے پہ چلتا ہے

کمی نورانیت، کی، اس کی قسمت میں نہیں رہتی
عبادت کا چراغِ خوش، عمل میں جس کے جلتا ہے

قدم میرے حجازِ پاک کی راہوں سے واقف ہیں
کہ میرا قلب بیتُ اللہ کی جانب مچلتا ہے

خدا جل جلالہ کی حمد کی صورت، نبی ﷺ کی نعت کی صورت
دلوں کا بحرِ الفت اُنس کے موتی اُگلتا ہے

نہیں جو دیکھتا رزاقِ عالم جل جلالہ کی طرف بندہ
وہی کُفّار کے اُگلے ہوئے لقمے نگلتا ہے

اگر ہو حاضری حرمین کی اس کے مقدر میں
تو پھر محمودؔ فردوسِ بریں سے کب بہلتا ہے

سجودِ تحیت

یوں اُٹھا ہے تحمید کے جذبات کا موسم
ہر وقت ہے برکات کی برسات کا موسم

قرآن کی کھل اٹھیں سدا رنگ بہاریں
گزرا جونہی انجیل کا، تورات کا موسم

لو رب جل جلالہ سے لگائی ہے تو تسکین ممد ہے
پہلے تو تھا صدمات کا، آفات کا موسم

مسلم پہ خداوندِ دو عالم جل جلالہ کے کرم سے
رہتا ہے ہمہ وقت عنایات کا موسم

سچّوں پہ ہے اللہ جل جلالہ کا وہ ابرِ عنایت
جاتا ہی نہیں ہے کبھی حق بات کا موسم

جس شخص کو عرفان پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو، اس پر
چھا جائے نہ کیوں معرفتِ ذات کا موسم

جو تذکرۂ نورِ خدا جل جلالہ کرتے رہیں گے
جاتا ہُوا دیکھیں گے وہ ظلمات کا موسم

دن جس کا گزرتا رہا خالق جل جلالہ کی ثنا میں
آیا ہی نہیں اس پہ کبھی رات کا موسم

اب خرچ کریں بندے ترے دین کی خاطر
اب ختم بھی ہو مولا جل جلالک! مفادات کا موسم

اے مالکِ کونین جل جلالک! عطا کر ہمیں پھر سے
وہ بندہ و آقا کی مساوات کا موسم

تھا دائمی یوں ربط، مگر خاص رجب تھا
محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالق جل جلالہ کی ملاقات کا موسم

محمودؔ ثمر پائیں نہ کیوں لطفِ خدا کا
ہے کشتِ زباں پر جو مناجات کا موسم

سجودِ تحیت
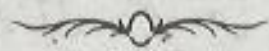
تصوّر میں ہیں کعبے کی طرف جاتی ہوئی راہیں
وہ ساری ہنستی، گاتی، رقص فرماتی ہوئی راہیں
خدا جل جلالہ کے گھر کو چاروں سمت سے آتی ہوئی راہیں
ہیں حجّاج بھی قسمت کو اپناتی ہوئی راہیں
نگاہِ دل سے دیکھو گے تو تم مکّہ میں پاؤ گے
زبانِ حال سے حرفِ ثنا گاتی ہوئی راہیں
نہیں دیکھیں نواحِ کعبہ تک میں آج تک میں نے
گُہر سے آنکھوں کو دُھندلاتی ہوئی راہیں
ابابیلیں حرم کو آتی دیکھی ہیں پَرے باندھے
حرم کو جاتی دیکھیں نور برساتی ہوئی راہیں
بہت قربت مآب و محترم پائی ہیں مکّہ میں
خدا جل جلالہ سے عزت واوج وشرف پاتی ہوئی راہیں
نگاہوں میں بسائے نیند کی آغوش میں جانا
خدا جل جلالہ کے شہر کی احسان فرماتی ہوئی راہیں

مشامِ جاں تعطّر آشنا ہوتا ہے مکّہ میں
کہ بُوئے لطف پھیلاتی ہیں لہراتی ہوئی راہیں
یہ سب ہوتی ہیں تکمیل آشنا اللہ جل جلالہ کے گھر میں
اِس اک اعزاز پر دیکھی ہیں اتراتی ہوئی راہیں
زمانے بھر نے قربت آشنائے مہر دیکھی ہیں
دلِ زُوّارِ شہرِ رب جل جلالہ کو گرماتی ہوئی راہیں
کرم کرتی ہوئی پائی ہیں سڑکیں جب سے مکہ کی
نہیں لاہور کی بھاتیں ستم ڈھاتی ہوئی راہیں
دکھائی دیتی ہیں روتی ہوئی حرماں نصیبی پر
حرم سے دور جانے والی پچھتاتی ہوئی راہیں
نہیں حرمین کی جانب کو رُخ جن کا، وہی تو ہیں
صراطِ اتقا سے سب کو بھٹکاتی ہوئی راہیں
تجھے محمودؔ نورِ آگہی بخشیں گی مکّہ میں
زمیں سے تا فلک ہر شے کو اُجلاتی ہوئی راہیں

سجودِ تحیت

مصرع ہونٹوں پہ مرے، آیا ہے ایسا حمد کا
روح کی پہنائیوں تک لطف پھیلا حمد کا

ہر پرت میں دل کے، پایا ہے تجلا حمد کا
ہے رگ و پے میں تعطّر کارفرما حمد کا

دوستو! خورشید و ماہ و نجم ہوں یا کہکشاں
ہے ہر اک فانوسِ رخشاں میں اُجالا حمد کا

پھیلتی جائیں گی لپٹیں خوشبوؤں کی ہر طرف
"دل کی ہر وادی میں پھوٹے گا شگوفہ حمد کا"

نعت کہتے کہتے آئی لب پہ توصیفِ خدا جل جلالہ
میں نے پایا ہے پیمبر ﷺ سے اشارہ حمد کا

رب جل جلالہ نے چاہا تو یہی ہونٹوں پہ ہوگی حشر میں
ہے تعلّق مستقل ایسا ہمارا حمد کا

ساری مخلوقات کرتی ہے زبانِ حال سے
فرش سے تا عرش، ہر سیکٹر میں چرچا حمد کا

شعر کی تشکیل میں مشاطۂ اخلاص نے
حسن کی تجسیم کی، پیکر سنوارا حمد کا

کوئی متجسّس جو دیکھے جھانک کر تو پائے گا
حمد پر نعتوں کا اور نعتوں پہ سایہ حمد کا

چاندنی دیکھی، تپش خورشید کی پائی تو پھر
میرے دل میں، میرے لب پر نور چمکا حمد کا

رات میں جب بھی تلاوت کی کلامُ اللہ کی
تو اُفق پر روح کے، چھایا سویرا حمد کا

عالمِ دُنیا میں بھی توصیفِ رب جل جلالہ کرتا ہوں میں
حشر میں بھی ہوگا میرے لب پہ فقرہ حمد کا

صرف اتنا ہی تعارف میں کہو محمودؔ کے
عاشقِ نعتِ حبیبِ رب ﷺ ہے شیدا حمد کا

سجودِ تحیت

خدا جل جلالہ ہے مالک و مولا سبھی روحوں کا، جانوں کا
وہ رازق ساری مخلوقات کا، خالق جہانوں کا

نظام ایسا بنایا ہے عوالم کے لیے رب جل جلالہ نے
توازن جس سے قائم ہے زمیں کا، آسماں کا

خدائے پاک جل جلالہ نے بھیجا ہے دُنیا میں رسولوںؑ کو
وہی محور ہے سارے انبیاءؑ کی داستانوں کا

جہاں وردِ درودِ پاکِ سرور ﷺ ہوتا رہتا ہے
خدا جل جلالہ ناصر ہے ایسے سب مکینوں کا، مکانوں کا

سہارا بے سہاروں کا فقط خلّاقِ عالم جل جلالہ ہے
وہی امداد گر ہے بیکسوں کا، ناتوانوں کا

محافظ ساری مستورات کا، اطفال کا ناصر
خدائے لم یزل جل جلالہ مولا ہے پیروں کا، جوانوں کا

شبِ اِسرا خدا جل جلالہ و مصطفیٰ ﷺ کا قرب، کیا کہنے!
ہوا وہ فاصلہ بھی ختم جو تھا دو کمانوں کا

اُصول اس کے کبھی تبدیل ہو سکتے نہیں اصلا
تغیُّر اور تبدُّل جس سے ہے سارے جہانوں کا

یقیناً ہشت جنّت کا ہر اک گلشن مقدّر ہے
نعوتِ سرور ﷺ و تحمیدِ رب جل جلالہ میں تر زبانوں کا

یہ حفظِ حرمتِ آقا ﷺ کی خاطر جان دیتے ہیں
ہے مقبولِ خدا جل جلالہ جذبہ یہی اپنے جوانوں کا

کبھی محمودؔ کی مانند تم مکّہ میں جا دیکھو
بہت رکھتا ہے مالک جل جلالہ خیال اپنے مہمانوں کا
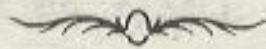
سجودِ تحیت

احکامِ رب جل جلالہ سے آگہی ہے کیف آفریں
اور پھر عمل میں راستی ہے کیف آفریں

تعمیلِ حکمِ رب جل جلالہ میں کرو جس کو تم شعار
وہ عاجزی و سادگی ہے کیف آفریں

بنیاد جس کی بندگی لایزال جل جلالہ ہو
وہ سب خودی و بے خودی ہے کیف آفریں

ذکرِ خدائے کون و مکاں کے نتیجے میں
بیتِ خدا جل جلالہ میں حاضری ہے کیف آفریں

یہ خانۂ خدا جل جلالہ کی طرف دیکھتی ہوئی
احقر کی چشمِ شبنمی ہے کیف آفریں

کھلتے ہیں لے کے نام خدائے عزیز جل جلالہ کا
غنچوں کی یہ شگفتگی ہے کیف آفریں

جس کے سبب خدا جل جلالہ کی محبّت نصیب ہو
محبوبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے کیف آفریں

حمدِ خدا جل جلالہ یا نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہو
ان پہلوؤں سے شاعری ہے کیف آفریں

الفت ہو جن کو ربِّ قدیر و کریم جل جلالہ سے
اہلِ ولا سے دوستی ہے کیف آفریں

ہے لطف آفریں درِ خالق جل جلالہ پہ حاضری
اور حاضری میں خامشی ہے کیف آفریں

مصروف جُہدِ دینِ خدا جل جلالہ کے لیے جو ہو
محمودؔ اس کی زندگی ہے کیف آفریں

اُس کے لیے جو سُنّتِ رب جل جلالہ میں پڑھے درود
کیوں قبر میں نہ غُرفہ خُلدِ بریں کُھلے
بخشش کے واسطے یہ خدا جل جلالہ سے ہے التجا
غنچہ عمل کا میرے نبی ﷺ کے قریں کُھلے
قیدِ قفس سے نکلے جو مالک جل جلالہٗ! یہ طیرِ جاں
اُس کے لیے بقیع کی دو گز زمیں کُھلے
وہ جن موحّدوں کی زبانوں پہ نعت تھی
محمودؔ ان کے واسطے اَسرارِ دیں کُھلے

سجودِ تحیت
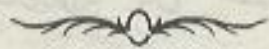
فکرِ ثنائے رب جل جلالہ میں جونہی نکتہ ہیں کُھلے
قصرِ کرم کے ان کے لیے در وہیں کُھلے
توحیدِ رب جل جلالہ ہے اپنے دلوں میں رسوخ یاب
اس واسطے ہیں شرک کے ہم نکتہ چیں کُھلے
چاہا جو رب نے ملنا حبیبِ کریم ﷺ سے
آقا ﷺ کے واسطے درِ عرشِ بریں کُھلے
توحیدِ کبریا جل جلالہ میں تشکک کا کیا سوال
نیّت جو ہو درست تو راہِ یقیں کُھلے
راسخ ہیں جس کے دل میں خدا جل جلالہ کی جلالتیں
اس کے لیے تو دل ہیں ہمارے کہیں کُھلے
رب جل جلالہ تھا، حبیبِ رب ﷺ تھے، کوئی دوسرا نہ تھا
معراج کے رُموز کسی پہ نہیں کُھلے
اُمّت کو بخشوانے کی خاطر کیا سوال
رب جل جلالہ کی حضوری میں جوشِ مُرسلیں ﷺ کُھلے

سُجودِ تحیّت

تحمید کی ہیں جاں پہ خوش اوقات دستکیں
اللہ جل جلالہ کی عطا کی علامات دستکیں

یادِ دیارِ خالق و مالک جل جلالہ کا ہے اثر
پلکوں پہ دے رہی ہے اک برسات دستکیں

دروازۂ قلوبِ مسلماں پہ پیار سے
دیتے ہیں خاکِ مکّہ کے ذرّات دستکیں

بھر دیتا ہے انھیں، کہ ہے مالک جہان کا
رب جل جلالہ کے درِ سخا پہ دیں جو ہات دستکیں

یادِ خُدا جل جلالہ جو خانۂ دل میں ہوئی مکیں
ممکن نہیں کہ دیں یہاں آفات دستکیں

کُھلتا ہے میرے واسطے تحمیدِ حق کا در
دیتا ہے جب علوِ خیالات دستکیں

رُویت کا غُرفہ ربِّ جہاں جل جلالہ نے نہ وا کیا
موسیٰ نے دیں برائے ملاقات دستکیں

ہاتھوں کو ہم اُٹھائے درِ رب جل جلالہ پہ ہوں کھڑے
دیں گی ہمارے در پہ بھی برکات دستکیں

روزن نہ ان کا حمدِ خدا جل جلالہ کی طرف کُھلے
دیں جن گھروں پہ ذاتی مفادات دستکیں

اللہ جل جلالہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر رہیں خموش
آواز دیں، نہ دیں وہاں حضرات دستکیں

محمودؔ میرے خانۂ احساس نے سُنیں
''صَلِّ علیٰ'' کی صاحبِ جذبات دستکیں
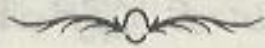
سجودِ تحیت

دیں خالقِ عالم جل جلالہ کا مکمل ہے مکمل
یہ احسن و اکمل ہے، یہ افضل ہے مکمل

لب جس کے نہیں حامدِ خلّاقِ دو عالم جل جلالہ
اس کا تو درِ قلب مُقفّل ہے مکمل

جس میں نہ خدا جل جلالہ کی، نہ پیمبر ﷺ کی ہو مدحت
وہ بستی کہاں ہے، وہ تو جنگل ہے مکمل

میں مادحِ سرکار ﷺ بھی ہوں، حمد سرا بھی
میری جو سعادت ہے، وہ ہر پل ہے مکمل

محبوب ﷺ کو خالق جل جلالہ نے سرِ عرش بلایا
اور کارگہِ دُنیا معطّل ہے مکمل

ازخود ہوئی تخلیق ہر اک چیز کی کیسے
سوچو تو یہ افکار کی دلدل ہے مکمل

جو رب جل جلالہ کی یا خود اپنی ہی مخلوق کو پُوجے
اُجہل ہے وہ لاریب، وہ اَسفل ہے مکمل

کیوں جلوہ کناں اس میں نہ ہو نورِ الٰہی جل جلالہ
جو آئنہ دل کا ہے، وہ صیقل ہے مکمل

ہر چیز کا ہے خالق و مالک تو خدا ہے
دعویٰ ہے یہ ایسا جو مُدلّل ہے مکمل

امریکا جو صہیونیوں کے زیرِ اثر ہے
مالک جل جلالہ! یہ مسلمان کا مقتل ہے مکمل

اک دُوجے کو چت کرنے کی کوشش میں ہیں مُلّا
مولا جل جلالہ! یہ اکھاڑہ ہے، یہ دنگل ہے مکمل

محمودؔ ہر اک نعت خدا جل جلالہ ہی کی ثنا ہے
اور مدحِ خدا مدحتِ مُرسل ﷺ ہے مکمل

سجودِ تحیت

حمد کہنا تم انا کی آخری تحلیل تک
بات مت محدود رکھنا اپنی قال و قیل تک

حمد سے قائم جو ہوتا ہے خدا جل جلالہ سے رابطہ
اُس کو بڑھنا چاہیے اَحکام کی تعمیل تک

کارفرما ان میں تھی قدرت خدائے پاک جل جلالہ کی
جو ابابیلیں گئی تھیں صاحبانِ فیل تک

راہ جعرانہ سے جو آتا ہے کعبے کی طرف
کر چکا ہوں مَیں شمار اُس رہ کے سنگِ میل تک

خالقِ عالم جل جلالہ پہ ایماں رکھنے والوں کے خلاف
سازشیں چلتی ہیں امریکا سے اسرائیل تک

جو کتابیں رب جل جلالہ نے بھیجیں قبلِ قرآنِ مُبیں
اب ہیں سب بدلی ہوئی، تورات تک، انجیل تک

مانگنا نُصرت خدائے پاک کی ہر کام میں
ابتدائی مرحلوں سے نقطۂ تکمیل تک

ربّ جل جلالہ و پیغمبر ﷺ میں کیا باتیں ہُوئیں اِسرا کی شب
کون جا سکتا ہے اِس اجمال کی تفصیل تک

رب جل جلالہ نے عظمت وہ عطا کی ہے حبیبِ پاک ﷺ کو
خادمانِ در ملائک سب ہیں ۔ جبرائیل تک

مُستعار آقا ﷺ سے لے کر نور روشن ہو گئے
چاند کے فانوس تک، خورشید کی قندیل تک

یا خدا جل جلالک! محمودؔ کو ہو موت طیبہ میں نصیب
حکم تُو اس باب میں پہنچا دے عزرائیل تک
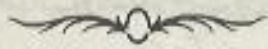
مدیر ''ارمغانِ حمد'' کراچی کی تحریر

(اپریل ۲۰۰۷)

نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کرنے والا خوش نصیب

ممتاز سیرت نگار، نعت نگار، محقق، نقاد

راجا رشید محمود

تبصرہ نگار.......طاہر سلطانی

راجا رشید محمود صاحب نعتیہ ادب کی قد آور شخصیت ہیں اُن کے فن و شخصیت اور اُن کے وہ کارہائے نمایاں سے قارئین ''ارمغانِ حمد'' کی آگہی ضروری ہے۔ مجھے کہنے دیجیے کہ نعتیہ ادب میں راجا صاحب کی کاوشیں اور کوششیں بے مثال ہیں۔ ہم نے ہمیشہ ہر محفل ہر نجی نشست میں اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ راجا صاحب نے نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے، ہمیں محترم راجا صاحب کی محنت پر رشک آتا ہے کہ اللہ رب العزت حضور پُر نور آنحضرت ﷺ کے صدقے میں اُن سے فروغِ نعت کے حوالے سے عظیم کام لے رہا ہے۔ ہم اُن کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔

چند روز ہوئے اظہر محمود نے راجا رشید محمود صاحب کے فن و شخصیت پر مبنی کتاب ہمیں بھجوائی، کتاب میں کیا کچھ ہے اس کو جاننے کے لیے ہم فہرست پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے شاعرِ نعت کے خاندان ... ے میں، والدین گرامی کا تعارف، راجا صاحب کی ولادت و تعلیم، رفیقِ حیات کا ذکر، اولاد کا ذکر، مصروفیات، راجا صاحب کی اولین تحریر، راجا رشید محمود کو مشاہیر کا خراجِ تحسین، راجا صاحب کے لیے اعزازات، درسِ قرآن، تشریحِ احادیث، راجا صاحب کی تصانیف و تالیفات سے تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

ہم آپ کی خدمت میں محترم راجا رشید محمود کی کاوشوں کا اجمالی جائزہ پیش کرتے ہیں مجموعۂ حمد ۶۶ حمدوں پر مشتمل ہے (زیرِ طبع) تدوینِ حمد۔ ''حمد باری تعالیٰ'' ۱۱۲ صفحات پر مشتمل حمدیہ انتخاب ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ ''حمد خالق'' ۲۳۲ صفحات سنہ اشاعت ۲۰۰۳ء، ''نقوش'' ''قرآن نمبر جلد چہارم میں'' ''اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب'' ۱۹ جنوری ۲۰۰۲ء کے ''نوائے وقت'' میں ممتاز نعت گو حفیظ تائب مرحوم نے راجا صاحب کے مضمون کو سراہا ہے اور اب راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت کی تفصیل :

مجموعہ ہائے نعت (اردو) :

۱۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ۴ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب۔ ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء، (۱۳۶ صفحات) (اس کتاب پر دسیوں اربابِ علم و دانش نے مضامین و مقالات لکھے)

۲۔ حدیثِ شوق۔ ۷۸ نعتیں۔ ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۶ء، (۱۷۶ صفحات) (اس کتاب پر اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی نے جامع تبصرہ کیا جس میں آٹھ اشعار بھی ہیں) (شام و سحر۔ نعت نمبر ۳، صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۶)

۳۔ منشورِ نعت۔ اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء۔ ۱۸۶ صفحات

۴۔ سیرت منظوم بصورت قطعات۔ دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ۱۹۹۲ء، (۱۲۸ صفحات)

۵۔ ۹۲ (نعتیہ قطعات) مبسوط دیباچے کے ساتھ۔ ۱۹۹۳ء، (۱۱۲ صفحات)

۶۔ شہرِ کرم۔ ۹۲ نعتیں، ۱۳۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دنیائے نعت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۶ء، (۱۹۲ صفحات)

۷۔ مدیحِ سرکار ﷺ ۹۳ نعتیں اور ۲۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ء، (۱۴۴ صفحات)

۸۔ قطعاتِ نعت۔ ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ء، (۱۱۰ صفحات)

۹۔ حی علی الصلوٰۃ ۔ ایک حمد، ۹۳ نعتیں، ۹۳ فردیات ۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔ 1998ء، (۱۵۴ صفحات)

۱۰۔ مخمسات نعت ۔ دنیائے نعت میں نعتیہ مخمسوں کا پہلا مجموعہ ۔ ۵۰ مخمس ۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات)

۱۱۔ تضامین نعت ۔ علامہ محمد اقبال کے ۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں ۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعۂ نعت ۔ ۲۰۰۰ء، (۱۴۴ صفحات)

۱۲۔ فردیات نعت ۔ ۵۸۰ فردیات ۔ اردو شاعری میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۰ء، (۱۰۸ صفحات)

۱۳۔ کتاب نعت ۔ ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "احمد" (ﷺ) کے عددی مناسبت سے) ۲۰۰۰ء، (۱۱۲ صفحات)

۱۴۔ حرف نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۰ء، (۱۱۲ صفحات)

۱۵۔ نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ہر شعر میں "نعت" کا ذکر ۔ اپنی خصوصیت میں منفرد ۔ ۲۰۰۱ء، (۱۱۲ صفحات)

۱۶۔ سلام ارادت ۔ غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام ۔ ۲۰۰۱ء، (۱۰۲ صفحات)

۱۷۔ اشعار نعت ۔ شاعر کا دوسرا اردو مجموعہ فردیات ۔ ۲۰۰۱ء، (۹۶ صفحات)

۱۸۔ اوراق نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۲ء، (۹۶ صفحات)

۱۹۔ مدحت سرور ﷺ ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۲ء، (۹۶ صفحات)

۲۰۔ عرفان نعت ۔ ۶۳ نعتیں ۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے ۔ ۲۰۰۲ء، (۱۸۴ صفحات) اس کتاب پر ۲۰۰۳ء میں صوبائی نعت ایوارڈ ملا۔

۲۱۔ دیار نعت ۔ میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۲ء، (۱۰۴ صفحات)

۲۲۔ تسبیح نعت ۔ ۱۰۱ نعتیں ۔ ۲۰۰۳ء، (۱۵۲ صفحات)

۲۳۔ صباح نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۳ء، (۸۰ صفحات)

۲۴۔ احرام نعت ۔ ۶۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۳ء، (۹۶ صفحات)

۲۵۔ شعاع نعت ۔ ۹۲ نعتیں (حضور حبیب کبریا ﷺ کے اسم مبارک محمد (ﷺ) کے عددی نسبت سے) ۔ ۲۰۰۴ء، (۱۰۴ صفحات)

۲۶۔ دیوان نعت ۔ ردیف وار ۶۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۴ء، (۸۰ صفحات)

۲۷۔ منتشرات نعت ۔ اردو فردیات کا تیسرا مجموعہ ۔ ۵۳۶ فردیات ۔ ۲۰۰۴ء، (۸۰ صفحات)

۲۸۔ منظومات ۔ ۱۹ نعتیں، ۵۶ مناقب، ۳۳ نظمیں ۔ 1995ء، (۱۶۰ صفحات)

۲۹۔ تجلیات نعت ۔ خواجہ حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۴ء، (۸۸ صفحات)

۳۰۔ واردات نعت ۔ ۶۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۴ء، (۹۶ صفحات)

۳۱۔ بیان نعت ۔ ۵۳ نعتیں، ۲۰۰۴ء، (۸۸ صفحات)

۳۲۔ مینائے نعت ۔ غزلیات امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں ۔ (۸۸ صفحات)

۳۳۔ حمد میں نعت ۔ ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی ۔ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش ۔ ۶۶ حمدیں، نعتیں ۔ ۲۰۰۵ء، (۱۲۰ صفحات)

۳۴۔ التفات نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۵ء، (۷۲ صفحات)

۳۵۔ عنایت نعت ۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۵ء، (۸۸ صفحات)

۳۶۔ مرقع نعت ۔ امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں (۹۶ صفحات)

۳۷۔ نیاز نعت ۔ ایک حمد و نعت، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۵ء، (۸۸ صفحات)

۳۸۔ بستان نعت ۔ ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۶ء، (۸۴ صفحات)

۳۹۔ سرود نعت ۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۶ء، (۱۰۴ صفحات)

۴۰۔ تابش نعت ۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۶ء (۸۶ صفحات)

۴۱۔ صدائے نعت ۔ ایک حمد، ۵۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۶ء (۹۳ صفحات)

۴۲۔ منہاج نعت ۔ ایک حمد و نعت، ۶۳ نعتیں ۔ ۲۰۰۷ء (۱۰۶ صفحات)

۲۰۱۸ نعتیں، ۵۰۰ مخمس، ۵۳ تضمینیں، ۵۸۹ نعتیہ قطعات اور ۲۳۱۳ نعتیہ فریادت ہیں

۴۳۔ متاع نعت ۔ (زیر ترتیب)

راجا صاحب کی نعت گوئی پر سب سے پہلا مضمون پروفیسر محمد اکرم رضا نے لکھا۔

اس وقت ان کے سامنے پہلے دو مجموعہ ہائے نعت ۔ تھے۔

(شام و سحر، نعت نمبر ۵ ۔ صفحہ ۲۷۷ تا ۲۸۹)

شاعر نعت کے پنجابی مجموعہ ہائے نعت کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ''تحقیق نعت'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کا کام وقیع ہے۔ تدوین نعت، منتخبات نعت کے حوالے سے شاعر نعت کا کام دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ ''صحافت نعت'' مذکورہ شعبہ میں شاعر نعت کے کام کا آغاز، ماہنامہ ''نعت'' لاہور سے ہوا جنوری ۱۹۸۸ء میں پہلا شمارہ منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ ۸۸ سے ۲۰۰۷ء تک انیسواں برس مکمل ہو گیا ہے، الحمد للہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور آب و تاب کے ساتھ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ ماہنامہ کو نعت و سیرت کے موضوع پر ۲۵۵۰۰ صفحات شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ ماہنامہ ''نعت'' کو تحسین پیش کرنے والے صاحبان اہل قلم میں حضرت حفیظ تائب، ڈاکٹر ریاض مجید، خواجہ رضی حیدر، پروفیسر افضال احمد انور،، پروفیسر اکرم رضا، پروفیسر اقبال جاوید، بابا رفیق عزیزی ڈاکٹر عاصی کرنالی، حنیف اسعدی، پروفیسر شفقت رضوی، عبدالغفور قمر، شہزاد احمد تنویر پھول، عزیز الدین خاکی اور راقم کے علاوہ بے شمار نام ہیں، مضمون کی طوالت مانع آ رہی ہے معاف فرمایئے گا۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے راجا صاحب دس اہم کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔ ''درود و سلام'' کی فضیلت و برکت سے کون واقف نہیں

شاعر نعت نے ''ایوان درود و سلام'' کے نام سے ایک بزم قائم کی۔ ۱۹۸۹ء سے مختلف مقامات پر حلقۂ درود و سلام کی محفل منعقد کی جاتی ہے۔ ورد درود کے بعد نعت خوانی اور راجا صاحب کا خطاب ہوتا ہے۔ راجا رشید محمود کی ''اسلامیات'' کے موضوع پر ۸ کتابیں شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں، شاعر نعت کے سفر نامے، پہلا سفر نامہ ''سفر سعادت منزل محبت (سفر نامہ حرمین)'' کے نام سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا جو ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا سفر نامہ ''دیار نور (سفر نامہ حرمین)'' ۱۹۹۵ء، ۱۱۲ صفحات شائع ہوا۔ تیسرا سفر نامہ ''سرزمین محبت (سفر نامہ حرمین)'' ۱۹۹۹ء، ۱۱۲ صفحات، شائع ہوا۔

راجا صاحب نے چار کتابوں کے تراجم بھی کیے (۱) الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی، دو جلدوں پر مشتمل ۵۳۵ + ۵۷۰ صفحات، ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ (۲) ترجمہ فتوح الغیب از حضرت غوث الاعظم ۱۹۸۳ء، ۱۸۷ صفحات (۳) ترجمہ تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرین ۱۹۸۲ء، ۲۰۸ صفحات (۴) نظریہ پاکستان اور نصابی کتاب، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔ انگریزی مضامین و مقالات کا ترجمہ، کتاب کی تدوین اور ''اسلام کا معاشی نظام'' کے عنوان سے مقالہ۔ ۱۹۸۱ء، ۳۶۴ صفحات۔

شاعر نعت نے بچوں کے لیے بھی بہت کچھ لکھا، بچوں کے لیے ان کی دو (۲) کتابیں منظر عام پر آئیں۔ اس کے علاوہ اردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر حکومت پاکستان کی جانب سے خصوصی ایوارڈ اور نقد انعام ملا۔ ''نصاب سازی'' وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر کے لیے اردو نصابی کتب کے ریویو اور حتمی منظوری کے لیے قائم کردہ کمیٹی کے رکن رہے۔

تحریک ہجرت ۱۹۲۰ء تحریک کا پہلا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا۔ مقالے کو حد درجہ مقبولیت حاصل ہوئی یہی وجہ ہے کہ اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ یاد رہے مذکورہ مقالہ

۶۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

راجا رشید محمود کی کتاب اقبال، قائد اعظم اور پاکستان ۔ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

تقابلی مطالعہ کے تناظر میں راجا صاحب کی ایک یادگار تصنیف ''اقبال و احمد رضا'' مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی دوسرا تیسرا ایڈیشن بالترتیب ۱۹۷۹ء ۔ ۱۹۸۲ء، کلکتہ بھارت اور آخری ایڈیشن ۱۹۸۷ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ شاعرِ نعت کے مقالات...... کبھی کبھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے موصوف انسان نہیں کوئی جن ہیں مگر ایسا نہیں بلکہ جگر مراد آبادی نے کہا تھا کہ

''اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں''

حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ رب العزت جس سے چاہے، جو کام لے لیتا ہے۔ شاعرِ نعت کے مقالات کے عنوانات ملاحظہ فرمایئے۔

''اسلام کا تصورِ علم و تعلیم'' ''اسلام کا تصور کتاب نصاف'' ''قرآن میں تحقیق و تجسس کی تحریک'' ''برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری ایک جائزہ'' ''کشف المحجوب بحیثیت مرشد'' ''حضرت داتا گنج بخش کی تعلیمات'' ''عربی لغت کا ایک وقیع مجموعہ'' ''المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویہ'' ''کفایت علی کافی اور اُن کی نعت گوئی'' ''امیر مینائی اور اُن کی لغت'' امیر ملت شاعرِ نعت نے کم و بیش ۱۴۰ اہم کتابو کے مقدمے تحریر کیے۔

اس حوالے سے شاعرِ نعت کی کارکردگی قابلِ تحسین ہی نہیں بلکہ بے مثال بھی ہے۔ دس ہزار پانچ سو دس صفحات ۱۰۵۱۰ پر مشتمل پچاس کتابیں اُن کے عشقِ رسول ﷺ و جذبۂ صادق اور انتھک محنت کا مسلہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس خزانہ نعت کو انہوں نے انتہائی سلیقے و قرینے سے پیش کیا ہے۔ اُن کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

نو کتابوں کے پیش لفظ لکھے۔ سات کتابوں پر منظوم تقاریظ تحریر کیں۔ ۳۲ کتب پر تبصرہ فرمایا۔ شاعرِ نعت نے سات اہم لیکچر دیے۔ عنوانات درج ذیل ہیں۔

شاعرِ نعت کو فروغِ نعت کے لیے اُنکی اعلیٰ کارکردگی پر ۱۳ خصوصی ایوارڈ مل چکے ہیں ان کے علاوہ صدارتی ایوارڈ برائے حُسن کارکردگی بھی مل چکا ہے۔ عموماً خطابات کی تعداد سات ہے۔

شاعرِ نعت نے اُردو نعتیہ ادب کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن کا تقاضہ تو یہ ہے کہ اُن کی جتنی بھی پذیرائی کی جائے کم ہے۔ مگر موصوف تو ''نہ صلہ کی پروانہ ستائش کی تمنا'' پر عمل پیرا ہیں لیکن مداحات شاعرِ نعت بھی اپنی محبت کا اظہار اس طرح بھی کرتے ہیں کہ بے شمار محافلِ میلاد النبی ﷺ، محافلِ نعت' نعتیہ مشاعروں میں شاعرِ نعت کو صدر نشیں بنایا گیا۔ اس کے علاوہ موصوف کو کئی اداروں اور انجمنوں کی سرپرستی و صدارت کا شرف بھی حاصل ہے۔ شاعرِ نعت نے ۱۹ نعتیہ مشاعروں، محفلِ نعت، مقابلۂ نعت میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی مذکورہ تقریبات میں ریڈیو، ٹی وی کے پروگراموں کے علاوہ جماعت اسلامی، کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ بھی شامل ہے۔ انہوں نے مختلف اداروں میں منعقدہ صوبائی مقابلہ ہائے نعت خوانی میں منصف کے فرائض انجام دیے اداروں کے نام یہ ہیں۔

''حبیب بینک'' ''محکمۂ اوقاف پنجاب'' ''سینیئرن کالج فتح گڑھ'' ''اسٹیل بینک آف پاکستان'' ''مجلس قائد اعظم'' ''ماہنامہ پھول'' ''گورمنٹ اسکول سمن آباد''

شاعرِ نعت کے انٹرویو ریڈیو، ٹیلی ویژن، کے علاوہ ملک تمام مقبول رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے تقریباً ۲۵ پروگراموں میں خصوصی طور پر شرکت کرنے کا اعزاز حال ہے۔ ''مجلس سخن'' ''ایوان نعت (رجسٹرڈ)''

''اعوان نعت ایوان درود وسلام''، ''سید ہجویر نعت کونسل''، ''تحریک فلاح انجمن خادمان اردو'' کے مہتمم اعلیٰ ہیں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور داتا دربار کی سالانہ محفل نعت کی نظامت کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں۔ آپ کی اداریہ نگاری کے حوالے سے ماہنامہ ''نعت'' کا شمارہ ۱۹۹۸، میں ۶۳ اداریے شائع کیے گئے ان اداریوں پر ممتاز قلمکاروں خواجہ رضی حیدر پروفیسر افضال احمد انور، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر محمد جاوید اقبال کی آراء شامل ہیں۔ شاعر نعت نے روداد نویسی اور کالم نویسی میں بھی اپنے قلم کے جوہر دکھائے انہوں نے ۲۷ کالم لکھے۔ راقم کو یہ جان بے انتہا خوشی ہوئی کہ شاعر نعت نے کچھ عرصہ ''جامع مسجد عکس گنبد خضرا'' اپر مال لاہور میں خطبات جمعہ بھی دیے۔

شاعر نعت کے نعتیہ ادب میں ۱۹ کام ایسے ہیں جنہیں اولین حیثیت حاصل ہے۔

حال ہی میں جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین ڈاکٹر سید سلطان شاہ نے شاعر نعت کے پہلے اٹھارہ مجموعہ ہائے نعت کے عمیق مطالعہ کے بعد ۵۳۶ صفحات پر مشتمل کتاب ''شاعر نعت'' تحریر کی اس کتاب کو لاہور کے ممتاز پبلشرز ''الجلیل'' نے شائع کیا راقم سلطان شاہ اور الجلیل پبلشرز کو کتاب کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

عظیم انسان، ممتاز نعت نگار، ادیب، محقق، نقاد و مدیر راجا رشید محمود کے لیے بہت کچھ لکھنا باقی ہے۔ یہ تو اُن کی کاوشوں کا ایک اجمالی جائزہ ہے۔ راقم شاعر نعت کو سلام پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے۔ کہ اللہ عزوجل اُن کے قلم وفکر کو مزید توانائی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ نعتیہ ادب کی مزید آبیاری کر سکیں۔

اخبار نعت

سید ہجویر نعت کونسل

1- پچھلے سال کا چوتھا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۵۔ اپریل ۲۰۰۷ کو حسب روایت چوپال (ناصر باغ) لاہور میں ہوا۔ کالج آف ایجوکیشن لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر مظفر عباس نے صدارت کی اور اپنے خطاب میں حضور پُرنور ﷺ کی محبت اور محبت کے منظوم مظاہرے (نعت حضور ﷺ) پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) مہمان شاعر کے طور پر شریک مشاعرہ ہوئے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز کیا۔ ناظم مشاعرہ حسب سابق مدیر نعت تھے۔

پہلے دور میں شہزاد مجددی، رفیع الدین ذکی قریشی، محمد یونس حسرت امرتسری، ضیا نیر، شہزاد بخاری، محمد ابراہیم عاجز قادری، عقیل اختر اور راجا رشید محمود نے شکیل بدایونی (وفات: ۲۰۔ اپریل ۱۹۷۰) کے مصرع طرح:

''عرش پر دیدار حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

پر نعتیں کہیں۔

طرح مصرع پر تنویر پھول (کراچی)، رفیع الدین ذکی قریشی، شہزاد بخاری اور عقیل اختر نے روی کے لحاظ سے غیر مردف نعتیں کہیں البتہ محمد بشیر رزمی اور راجا رشید محمود کی نعتیں قافیے کے حوالے سے غیر مردف تھیں۔

''پردہ، افشا'' وغیرہ قوافی اور ''کیا'' ردیف کے ساتھ جن شعرا کی نعتیں سامنے آئیں، ان کے نام یہ ہیں: شہزاد مجددی، واجد امیر، واجد صادق جمیل، رفیع الدین ذکی قریشی، گوہر ملسیانی (صادق آباد)، تنویر پھول (کراچی)، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، محمد بشیر رزمی، محمد یونس حسرت امرتسری، عزیز کامل، بشیر رحمانی، شہزاد بخاری، حافظ محمد صادق، محمد لطیف، محمد ابراہیم عاجز قادری، ضیا نیر، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، سلطان محمود، محمد طفیل اعظمی، محمد اظہر حسین، عقیل اختر، محمد اسلام شاہ، شہباز احمد شاہین اور راجا رشید محمود۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

صادق جمیل: آئنے کے سامنے تھا آئنہ صادق جمیل

''عرش پر دیدار حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

بشیر رحمانی:
آپ کی نظروں پہ کھلتا کیوں نہ رازِ کائنات
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

گوہر ملسیانی:
کس قدر عشق و محبت کا حسیں ہے سلسلہ
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
معجزہ یہ بھی تو ہے گوہر شبِ معراج کا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

شہزاد مجددی:
سورۂ والنجم کی آیات سے ہے یہ عیاں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
دی شہادت خود خدا نے کہ کے ''مازاغ البصر''
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
آرزوئے دیدِ موسیٰ کو یوں بے پردہ کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

غلام زبیر نازش:
اہلِ سنت کا ہے نازش یہ عقیدہ بالیقیں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

ذکی قریشی:
جب شبِ اسرا گئے اللہ سے ملنے حضور ﷺ
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
شاہدِ عادل ہے بے شک اس پہ ''او ادنیٰ'' ذکی
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
کیا خبر اسرا کی شب کیا کچھ ہُوا' کیا کیا کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
درمیاں دونوں کے حائل تھے جو پردے اُٹھ گئے
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد ابراہیم عاجز قادری:
ہر کسی کے بس میں کب ہے دیکھنا رب کا مگر
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
بے حجاب اس کو کوئی دیکھے' نہیں ممکن مگر
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
''لن ترانی'' حضرت موسیٰ سے فرمایا مگر
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
یہ مقام و مرتبہ اور شان و عظمت' واہ وا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
اک تجلی دیکھ کر موسیٰ ہوئے بے ہوش اور
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
یہ شرف حاصل ہوا ہے صرف ان کو دوستو!
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
حرف ''سبحان الذی'' سے بھی یہ ثابت ہو گیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

شہزاد بخاری:
جب ہوئی محبوب پہ لطف و کرم کی انتہا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
کنزِ مخفی تھا جو اس کا خوب نظارہ کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

ریاض احمد قادری:
فاصلہ قوسین کا بھی درمیان آیا تھا کب
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
کوئی پردہ بھی نہ تھا بین خدا و مصطفیٰ ﷺ
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

عقیل اختر:
نور پہ سے اُٹھ گئے پھر سب حجاباتِ بشر
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
منکشف انوارِ حق پہلے بھی تھے ان پہ مگر
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد طفیل اعظمی:
روبرو محبوب کو محبوب یوں دیکھا کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد یونس حسرت امرتسری: اک جھلک موسیٰ نے بھی دیکھی تھی کوہِ طور پہ
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد لطیف: اک جھلک کی تاب موسیٰ طور پہ لائے نہیں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

سلطان محمود: میں شبِ معراج کا اک راز بتلاؤں تمھیں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

ضیا نیّر: درمیانِ بندہ و مولا نہ تھا کوئی حجاب
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
پھر رہا مابین دونوں کے نہ کوئی بھی حجاب
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

حافظ محمد صادق: طالب و مطلوب میں تھا دو کماں کا فاصلہ
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد اظہر حسین: دوسروں کے واسطے حائل رہے پردے کئی
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

محمد اسلام شاہ: ''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
فرش پہ پھر ہر طرف اللہ کا چرچا کیا

تنویر پھول: سورۂ والنجم دیتی ہے شہادت برملا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
آپ کی آنکھوں نے ہی نظارۂ مولا کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
آیۂ ''مازاغ'' نے یہ راز ہے افشا کیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
عرش پہ فرمایا رب نے' اے نبی ﷺ! تم پہ سلام
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
یہ سلام اور یہ شہادت اب ہے شامل در نماز
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
سورۂ والنجم و اسرا سب کو ہیں بتلا رہی
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
مغفرت کا لے کے وعدہ آئے ہیں اللہ سے
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
دوسری سورہ کی دو آیات آخر کو ملیں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
طور پہ دیکھی تجلی کھا گئے غش واں کلیم
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
بن گئے بوبکرؓ' صدیق آپ ﷺ کی تصدیق سے
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
مرتبہ ایسا بھلا کس کو ملا تنویر پھول
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

راجا رشید محمود: فرش پہ جتنی ملاقاتیں رہیں' پردے میں تھیں
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
رویتِ باری فضیلت صرف سرور ﷺ کی رہی
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
طور پہ موسیٰ کو جلوہ دیکھ کر غش آ گیا
''عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

متفرقات:

1- کاموکی میں نامور نعت گو محمد حنیف نازش قادری ہر سال نعتیہ مشاعرے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس بار ۲۴ مارچ ۲۰۰۷ کو مشاعرہ مدیرِ نعت کی صدارت میں ہُوا۔ انھوں نے شروع میں اپنی تازہ حمد اور آخر میں نعت شریف پڑھی۔ کاموکی' مضافات' گوجرانوالا' سیالکوٹ اور دوسرے شہروں کے علاوہ لاہور سے صادق جمیل' واجد امیر' سلطان محمود اور دوسرے شعرا شریک ہوئے۔

2- ۲۶ مارچ کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سالانہ محفل میلاد ہوئی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی نے خطاب کیا۔ راجا رشید محمود اور امجد اسلام امجد نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ محمد ارشد قادری اور دوسرے نعت خواں حضرات نے نعت خوانی کی۔ حافظ محمد اقبال ناظم تقریب تھے۔

3- ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت) لاہور کی ۱۵ویں سالگرہ کے موقع پر ۲۷۔ مارچ ۲۰۰۷ کو حمید نظامی ہال میں تقریبات میں خصوصی تعاون کرنے والے حضرات کو ایوارڈ دیے گئے۔ شاعر نعت محقق دانشور راجا رشید محمود کو پھول کے پروگراموں میں بطور مہمان تشریف لانے پر ایوارڈ دیا گیا۔

4- ۲۔ اپریل کو ٹریول پس کی بارھویں کی محفل میلاد میں ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے تقریر کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی کے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد ارشد قادری، سجاد حسن اور محمد علی نے نعت خوانی کی۔ ذکی قریشی نے نعت اور راجا رشید محمود نے حمد اور نعت پڑھی۔

5- ۳۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کی چدرہ روزہ محفل میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی۔ راجا رشید محمود نے ''حضور اکرم ﷺ امن عالم کے داعی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ محفل ۵۔ اپریل کو نشر ہوئی۔

6- ۸۔ اپریل (اتوار) کو گیارہ بجے چوپال میں مجلس اردو کی محفل حمد و نعت میں پروفیسر عاشق رحیل (صاحب صدارت)، راجا رشید محمود، جعفر بلوچ، بشیر حسین ناظر، ارشد فارانی، محمد عباس مرزا، ضیا نیر، اظہر حسین، اقبال دیوانہ، مطلوب احمد مطلوب، محمد اسلام شاہ اور خالد شفیق (ناظم) نے کلام سنایا۔

7- ۱۰۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا صاحب کی پنجابی تقریر ''اولاد نال برابری دا سلوک'' ریکارڈ کی گئی۔

8- ۱۰۔ اپریل کو شام ۵ بجے ادبی بیٹھک الحمرا میں ادراک کے زیر اہتمام نعت گو شاعر حامد امروہوی (شکاگو امریکا) کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس میں راجا رشید محمود، منیر سیفی، یونس حسرت، صادق جمیل، واجد امیر، سلطان محمود، اقبال راہی، اسلم سعیدی، شہباز احمد شاہین اور دانش نے اپنا اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ حامد امروہوی سے کئی نعتیں سنی گئیں۔

9- ۱۴۔ اپریل کو یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کے ہیڈ آفس میں سالانہ محفل میلاد ہوئی۔ حسب سابق مدیر نعت بھی شریک ہوئے۔ سید محمد عثمان علی نے نظامت کی۔

10- ۱۵۔ اپریل (۲۶۔ ربیع الاول) کو بابا فرید روڈ پر انجمن تعمیل اسلام کے دفتر میں سالانہ جلسہ میلاد النبی ﷺ و سیرت النبی ﷺ ہوا۔ جس میں گیارہ ۴۵ پر راجا رشید محمود نے ''حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

11- ۱۵۔ اپریل کو نماز عصر کے بعد ڈاکٹر منور حسین کی اقامت گاہ واقع انگوری باغ سکیم میں محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں نعت خوانی بھی ہوئی اور مدیر نعت سے ان کا کلام بھی سنا گیا۔

12- ۱۶۔ اپریل کو مشہور نعت گو سید محمد عبدالعزیز شرقی (مدفون جنت البقیع) کے صاحبزادے سید محمد فضل الرحمن مدنی ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر تشریف لائے۔

13- ۲۰۔ اپریل ۲۰۰۷ کو ۵ بجے ادبی بیٹھک الحمرا ہال میں ڈاکٹر میاں ظفر مقبول کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس کی صدارت پی ایچ ڈی میں میاں ظفر مقبول کے گائیڈ ڈاکٹر شہباز ملک نے کی۔ راجا رشید محمود اور پروفیسر میاں مقبول احمد (ظفر مقبول کے والد گرامی) مہمانان خصوصی تھے۔ ڈاکٹر ناصر رانا نے نظامت کی۔ پروفیسر عباس نجمی، اقبال زخمی، پروفیسر ارشد اقبال ارشد، عالم لاہوری، امتیاز عالم، سیاہ پوش، راجا صاحب اور ڈاکٹر شہباز ملک نے گفتگو کی۔

14- ۲۳۔ اپریل (پیر) کو نماز عصر کے بعد کنز الایمان سوسائٹی کے بانی صدر اور ماہنامہ ''کنز الایمان'' لاہور کے مدیر اعلیٰ محمد نعیم طاہر رضوی کی اقامت گاہ کے باہر جلسۂ عام میں نعت خوانی کے بعد مدیر نعت کا خطاب ہوا۔ موضوع ''درود و سلام کی اہمیت و فرضیت'' تھا۔

15- ۲۶۔ اپریل کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا صاحب کی تقریر ''امن عامہ کا قیام'' ریکارڈ کی گئی جو ۲۷۔ اپریل کو نشر ہوئی۔

16- ۲۸۔ اپریل (ہفتہ) کو نماز مغرب کے بعد قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی اقامت گاہ کے سامنے واقع پارک (راوی روڈ، کریم پارک) میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جلسۂ عام ہوا جس میں کرم الٰہی نقشبندی اور دیگر حضرات نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمود نے تقریر بھی کی، دُعا بھی کرائی۔

17- بارھویں ربیع الثانی کا حلقۂ درود پاک ۲۹۔ اپریل (اتوار) کو سید ہمایوں رشید کے ہاں فرینڈز کالونی، امن آباد میں ہوا۔ حسب روایت خاموشی سے درود پاک پڑھنے کے بعد قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار اور نعت خوانی ہوئی۔ راجا رشید محمود (حمد و نعت) اور رفیع الدین ذکی قریشی (نعت شریف) نے کلام سنایا۔

18- ۳۰۔ اپریل (پیر) کو بارھویں کی محفل میلاد ٹریول پس کے دفتر میں ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر

ریاض احسن گیلانی نے گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی وران کے صاحبزادہ محمد علی نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمود اور مقصود احمد تبسم (شارجہ) نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

19- یکم مئی کو تسنیم الدین احمد کے ہاں مصطفیٰ آباد میں غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ کے حوالے سے محفل منعقد ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدۂ بردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد ارشد قادری اور دوسرے حضرات نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے ''محافظانِ حرمتِ سرکار ﷺ'' کی عظمتوں کے موضوع پر گفتگو کی۔

20- ۱۳ مئی ۲۰۰۷ء کو مدیر نعت زیارت حرمین شریفین کے لیے چلے گئے۔ اس بار وہ سعودیہ ایئر لائنز سے لاہور سے ڈائریکٹ مدینہ طیبہ پہنچے۔

21- ۱۶ مئی کو مدیر نعت اپنے ایک مدنی محسن عبدالمجید خاں کی معیت میں مکہ مکرمہ گئے' عمرے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۸ مئی کو جمعہ حرم مکہ مکرمہ میں ادا کیا اور بدر کے مقام سے ہوتے ہوئے واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

22- شہر رحمت ہر عالم ﷺ میں مدیر نعت نے چودھری محمد اسلم گجر' عبدالمجید خاں' محمد نواز مدنی' محمد نواز کہربائی' اظہر حسین طارق' محمد اشفاق بھٹی' محمد انور' محمد ارشد' محمد اشرف' ڈاکٹر محمد ارشاد محمد اعظم' چودھری ثناء اللہ اور اصغر سلطانی کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

23- مدینۃ النبی ﷺ میں مدیر نعت نے چودھری محمد اسلم گجر (بی اے ایل ایل بی) کے علم و فضل سے استفادہ کیا۔ علمی' سیاسی' معاشرتی اور سماجی مسائل پر ان کی معلومات سے راجا صاحب بہت متاثر ہیں۔ اظہر حسین طارق اور اشفاق بھٹی کی اپنائیتوں نے انھیں گھیرے رکھا۔

24- مدینۂ کریمہ کی محفلوں میں راجا رشید محمود کی درج ذیل نعتیں پڑھی گئیں:

حمد کہنا تم انا کی آخری تحلیل تک
بات مت محدود رکھنا اپنی قال و قیل تک (حمد)

....

مسرت زا' نشاط افزا ادب گاہِ محبت ہے
مدینہ طیبہ طابہ ادب گاہِ محبت ہے

....

شدتِ حدت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی
پوششِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

....

حد تخیل انساں سے تو اس کا ماورا کہیے
رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کو کارِ کبریا کہیے

....

یہ سارے جمادات و نباتات وغیرہ
ہیں رحمتِ آقا ﷺ کی علامات وغیرہ

....

یوں مجھے یاد نعت آقا ﷺ ہے
مغفرت زادِ نعتِ آقا ﷺ ہے

....

یا مجھے ذکرِ خدا بے انتہا اچھا لگا
ذکر یا سرکار ﷺ کا بے انتہا اچھا لگا

....

نرالا ہر جہاں سے سبز گنبد
ہے برتر ہر بیاں سے سبز گنبد

....

نبی ﷺ کی عطا کا کھلا راز دیکھو
یہ ہے رحمتِ حق کا انداز دیکھو

....

مقام آقا ﷺ دا رب ای جاندا' سانوں پتا کیہ اے
تے فر تعریف کر سکاں' مری محمود جا کیہ اے (پنجابی)

....

اسی سے سوچ لو ہے اوج کتنا شانِ میراںؒ کا
فرشتوں کی زبانوں پر ہے چرچا شانِ میراںؒ کا (منقبت)

25- مدیر نعت ۱۰ جون کو SV738 کے ذریعے مدینہ طیبہ سے براہ راست لاہور پہنچے۔

26- ۱۲۔ جون کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ ''محفلِ میلاد'' کی ریکارڈنگ ہوئی۔ اختر قریشی' محمد فراز بٹ اور قاری نور حسین نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے ''حضور ﷺ کا منشورِ حریت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ضمیر فاطمی میزبان اور حافظ حفظ الرحمن اور احمد رضا چیمہ پروڈیوسر تھے۔ یہ محفل

میلاد ۱۵ جون کو نشر ہوئی۔

27- ۲۸ جون کو ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے دفتر میں مقابلہ نعت خوانی کا فائنل راؤنڈ ہوا۔ پروفیسر محمد سعید احمد خاں بگی، پروفیسر صدیق اکبر اور راجا رشید محمود جج تھے۔ بورڈ کے چیئرمین نے صدارت کی۔ سیکرٹری حاجی محمد ڈوگر آخر تک مقابلے میں موجود رہے۔

28- ۲۳۔ جون (اتوار) کو قمر ریاض حسین ہسرا ایڈووکیٹ کی مرحومہ بیٹی کی برسی پر سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی یاد میں اجلاس ہوا جس میں مدیر نعت نے گفتگو بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

29- ۱۲ جمادی الثانیہ شروع ہوتے ہی ۲۷ جون کو نماز مغرب کے بعد ایوان درود و سلام کے زیر اہتمام عبدالخالق کے ہاں فرینڈز کالونی' سمن آباد میں حلقۂ درود پاک کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدۂ بُردہ شریف کے اشعار بھی پڑھے اور نعت بھی سُنائی۔ راجا رشید محمود نے پہلے حمد اور پھر نعت شریف پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے نعت سُنائی۔

30- ۲۸ جون کو بارھویں کی محفل میلاد ٹریول نیٹس کے دفتر واقع وحدت روڈ میں ہوئی جس میں مدیر نعت نے حمد شریف اور نعت شریف پڑھی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی اور محمد علی نے نعتیں سُنائیں۔ غلام احمد قادری مدنی نے دعا کرائی۔

31- ۸ جولائی کو انجمن تحریک تعمیل اسلام کے دفتر واقع بابا فریدؒ روڈ میں مدیر نعت نے سورہ ھود کے آٹھویں رکوع پر درس قرآن دیا۔ ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے اختتامی گفتگو کی۔

32- ۸ جولائی کو چوپال میں مجلس اُردو کی محفل شعر و سخن عزیز کامل کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں خالد شفیق (میزبان) کے علاوہ اقبال دیوانہ' سالار مسعودی' ضیا نیر' مطلوب خاں مطلوب' ہمایوں پرویز شاہد نے شرکت کی۔ مدیر نعت سے حمد کے بعد نعت بھی سنی گئی۔

☆☆☆☆☆

تبصرۂ کتب

مناقب سید ہجویر

اکابر صوفیہ میں سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ کا جو مقام و مرتبہ ہے، وہ محتاج تعارف نہیں۔ حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی، حضرت بابا فریدالدین گنج شکر، حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر اور حضرت مجدد الف ثانی ؒ ایسے اکابر اولیا آپ کے دربار گوہر بار سے فیض یاب ہوئے---

آپ کی تصنیف 'کشف المحجوب' ایک زندہ جاوید کتاب ہے اور بقول حضرت خواجہ محبوب الٰہی 'مرشد' کی حیثیت کی حامل ہے--- حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں اولیاء وعلماء کی طرح شعراء بھی ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے ہیں--- اللہ تعالیٰ ﷻ شاعر نعت راجا رشید محمود کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حضرت داتا صاحب قدس سرہ العزیز سے اپنی بے پایاں محبت وعقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے مناقب کا حسین مجموعہ مرتب کیا ہے--- راجا صاحب اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل دانش ور، مصنف، مفکر، خطیب، ادیب اور نعت گو شاعر ہیں، وہ نعت کے موضوع پر درجنوں کتابیں تصنیف وتالیف کر کے اپنی بخشش کا سامان کر چکے ہیں---

وہ سید ہجویر نعت کونسل کے چیئرمین بھی ہیں--- حضرت داتا صاحب کا شمار امت محمدیہ (علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کے اکابر اولیاء میں ہوتا ہے، مزید براں وہ خانوادۂ رسول ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں--- اس بنا پر راجا صاحب نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مناقب کو مرتب کرنے کا بیڑا اٹھایا اور نہایت سلیقے سے ایک عمدہ مجموعہ مرتب کیا ہے--- آغاز میں 'حرف مرتب' کے علاوہ اس کتاب کے ناشر محترم کرنل راجا محمد یوسف قادری کا 'سید ہجویر داتا گنج بخش' کے عنوان سے تعارفی مضمون ہے، جب کہ آخر میں مرتب نے منقبت نگاران سید ہجویر کا اشاریہ بھی دے دیا ہے---

قبل ازیں راجا صاحب، سیدنا غوث اعظم ؓ پر ایک ضخیم مجموعۂ مناقب مرتب کر کے اہل علم وقلم سے خراج محبت وصول کر چکے ہیں--- زیر نظر کتاب پر بھی وہ لائق صد تبریک ہیں--- مناقب غوث اعظم کی طرح یہ کتاب بھی کرنل صاحب نے ہدیۃً شائع کی ہے (فجزاہ اللہ تعالیٰ)--- طباعت اعلیٰ، جلد و ٹائٹل خوب صورت۔ صفحات ۲۰۸

ناشر: کرنل راجا محمد یوسف (بانی شان میراں ویلفیئر ٹرسٹ) 177۔شادمان I، لاہور